http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ — ۲۰ تا ۲۶ محرم ۱۴۲۰ھ مطابق ۷ تا ۱۳ مئی ۱۹۹۹ء — شمارہ نمبر ۵

اقلیتوں کی سرگرمیاں

لمحۂ فکریہ

ایمان

عالم عربی کی طاقت

قرآن مجید تحریف کی زد میں

مرزا طاہر احمد قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج

تاریخ پاکستان کا المناک واقعہ دفتر ختم نبوت پر پولیس کی یلغار

قیمت: ۵ روپے

جب کسی کی غیبت ہو جائے تو فوراً اس سے معافی مانگ لے یا اس کیلئے دعائے خیر کرے؟

س..... مولانا صاحب میں نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ کسی کی غیبت نہیں کروں گی، لیکن دوبارہ اس عادت بد میں مبتلا ہو گئی ہوں۔ فی زمانہ یہ برائی اس قدر عام ہے کہ اس کو برائی نہیں سمجھا جاتا۔ میں اگر خود نہ کروں تو دوسرے لوگ مجھ سے باتیں کرتے ہیں، نہ سنوں تو نک چڑھی کہلاتی ہوں۔ آپ برائے مہربانی فرمائیے کہ میں کس طرح اس عادت بد سے چھٹکارا حاصل کروں عہد توڑنے کا کیا کفارہ ادا کروں؟

ج..... عہد توڑنے کا کفارہ تو وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے۔ یعنی دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلانا اور اس کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا۔ باقی غیبت بہت بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں اس کو زنا سے بدتر فرمایا ہے۔ اس بری عادت کا علاج بہت اہتمام سے کرنا چاہئے اور اس میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اور اس کا علاج یہ ہے کہ اول تو آدمی یہ سوچے کہ میں کسی کی غیبت کر کے "مردہ بھائی کا گوشت" کھا رہا ہوں اور یہ کہ میں اپنی نیکیاں اس کو دے رہا ہوں اور یہ خالص حماقت ہے کہ جس کی برائی کر رہا ہے اس کو اپنی نیکیاں دے رہا ہے۔ دوسرے جب کسی کی غیبت ہو جائے تو فوراً اس سے معافی مانگ لے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے لئے دعائے خیر کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس تدبیر سے یہ عادت جاتی رہے گی۔

تکبر کیا ہے؟

س..... آپ نے اسلامی صفحہ کا آغاز کیا ہے، یہ سلسلہ بہت پسند آیا، ہماری طرف سے مبارکباد قبول کیجئے اگر آپ تکبر پر روشنی ڈالیں تو مہربانی ہوگی؟

ج..... تکبر کے معنی ہیں کسی دینی یا دنیوی کمال میں اپنے کو دوسروں سے اس طرح بڑا سمجھنا کہ دوسروں کو حقیر سمجھے۔ گویا تکبر کے دو جزو ہیں۔ (۱)..... اپنے آپ کو بڑا سمجھنا، (۲)..... دوسروں کو حقیر سمجھنا۔

تکبر بہت ہی بری بیماری ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی اتنی برائی آتی ہے کہ پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آج ہم میں سے اکثریت اس بیماری میں مبتلا ہے۔ اس کا علاج کسی ماہر روحانی طبیب سے باقاعدہ کرانا چاہئے۔

قبلہ کی طرف پاؤں کر کے لیٹنا

س..... میرے ذہن میں کچھ الجھنیں ہیں جن کو صرف آپ ہی دور کر سکتے ہیں وہ یہ کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قبلہ کی طرف پاؤں کر کے نہ تو سونا چاہئے اور نہ ہی تھوکنا چاہئے کیا یہ صحیح ہے؟

ج..... قبلہ شریف کی طرف پاؤں کرنا بے ادبی ہے اس لئے جائز نہیں۔

لوگوں کی ایذا کا باعث بننا شرعاً جائز نہیں

س..... آپ نے روزنامہ جنگ جمعہ ایڈیشن کالم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" میں ایک صاحب کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ مکان کرائے پر دینا اور لینا جائز ہے۔ یہ تو صحیح ہے لیکن ایسی صورت میں کہ ایک شخص جسے لوگ دیندار مسلمان سمجھتے ہوں نیز وہ خود بھی دین کا درس اور اسلام کی تعلیم دینے کا دعویدار ہو، کسی رہائشی علاقہ میں مکان خرید کر ایسے کاروبار یا کارخانے کے لئے جو اس رہائشی علاقہ کے لحاظ سے نہ تو قانونی، نہ ہی اخلاقی طور پر جائز و مناسب ہو زیادہ کرائے کے لالچ پر دے، جو وہاں کے رہنے والوں کے لئے اذیت اور پریشانی کا باعث ہو، یہاں تک کہ لوگوں کو گٹر کا پانی پینا اور استعمال کرنا پڑے (مال بردار گاڑیوں کی آمد و رفت سے گٹر اور پانی کی پائپ لائنیں ٹوٹ پھوٹ جانے کی وجہ سے) نیز ایسی ایذا رسانی کی بنیاد کو ختم کرانے کے لئے لوگوں کی برادرانہ گزارشات کو مختلف حیلے بہانوں سے ٹالتا رہے اور اپنی بات پر قائم رہنے کے لئے مختلف تاویلوں سے جھوٹ کا ارتکاب بھی کرے۔ اس سلسلہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ کا کیا جواب ہے؟

ج..... کسی شخص کے لئے ایسے تصرفات شرعاً جائز نہیں، جو لوگوں کی ایذا رسانی کے موجب ہوں۔

آپ کا عمل قابل مبارک ہے

س..... میں رات کو سوتے وقت اپنے بستر پر لیٹ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد، آیت الکرسی، دعائے صدیقؓ، درود شریف پڑھتا ہوں اور پھر اس کے بعد خدا سے اپنے گناہوں کی معافی، دعائے حاجات مانگتا ہوں کیا میرا یہ عمل صحیح ہے؟ بستر پر لیٹتے وقت وضو میں ہوتا ہوں، جسم اور کپڑے صاف ہوتے ہیں، کیا بستر پر لیٹتے وقت اس طرح پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ جواب دیکر ضرور مطلع کریں۔

ج..... آپ کا عمل صحیح اور مبارک ہے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۰ تا ۲۶ محرم ۱۴۲۰ھ مطابق ۷ تا ۱۳ مئی ۱۹۹۹ء | شمارہ ۵۰

بیاد:

☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆ مولانا لال حسین اخترؒ
☆ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ مولانا محمد حیاتؒ ☆ مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

تاریخ پاکستان کا المناک واقعہ .... (اداریہ) 4
قرآن مجید تحریف کی زد میں .... (حضرت مولانا عبداللطیف مسعود) 6
محبت کے کیا معنی ہیں؟ .... (حافظ محمد زاہد حجازی حمادی) 8
مرزا طاہر قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج .... (ڈاکٹر سید راشد علی) 9
اقلیتوں کی سرگرمیاں .... ایک لمحہ فکریہ .... (جناب عبدالرشید ارشد) 12
ایمان عالم عربی کی طاقت .... (مولانا سید ابوالحسن علی ندوی) 13
سندھ میں اسلام کی مبارک آمد کے اسباب .... (پروفیسر اصغر مجاہد مہر) 16
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نعت) .... (عبدالحلیم احقر) 21
حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے خلفاء کی فہرست 22
مرکزی دفتر ملتان پر پولیس کا ناجائز چھاپہ .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 24

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائنر: خرم
کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر۔ یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے۔ سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۳۵ روپے، سہ ماہی: ۷۵ روپے
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری۔ طابع: سید شاہد حسن۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس۔ مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ پاکستان کا المناک واقعہ

دفتر ختم نبوت پر پولیس کی یلغار

آج تاریخ پاکستان کا وہ بدترین دن ہے جس کے تصور سے دل خون کے آنسو رو رہا ہے اور قلم لرزہ بر اندام ہے کہ وہ ملک جس کو اسلام کے لئے حاصل کیا گیا' جس کا مطلب ﴿لا الہ الا اللہ﴾ کا نعرہ لگایا تھا' جہاں اسلام کے نفاذ کی باتیں ہوتی تھیں' جہاں اہل دین کی عظمت کے وعدے کئے گئے تھے' جہاں مسلمانوں کے مقدس اداروں' مساجد و مدارس کی حفاظت کی نوید سنائی گئی تھی' جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کے ہانگ دہل وعدے کئے گئے تھے' جس ملک کی مخالفت کفر اور ہندو نوازی تھی آج اس ملک میں وہ المناک سانحہ پیش آیا جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کے سر شرم سے جھکا دیئے۔ پاکستان کی عظمت اور وقار کو خاک میں ملا دیا۔ آج تاریخ پاکستان اس واقعہ پر نوحہ کناں ہے۔ محرم الحرام کے مقدس مہینے میں ظالم اور مظلوم کی وہ داستان رقم ہوئی جو صدیوں تک بھلائی نہیں جا سکے گی اور یہ واقعہ پاکستان کی تاریخ میں المناک اور پولیس کی بربریت کے طور پر یاد کیا جائے گا۔

۶/ محرم الحرام جمعۃ المبارک کا مقدس دن تھا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پر واقع ہے' عام طور پر جمعرات کے دن اکثر مبلغین جلسوں میں جاتے ہیں' اس دن اتفاق سے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء' تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے مؤلف مولانا اللہ وسایا پروگرام نہ ہونے کی وجہ سے دفتر میں موجود تھے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری بھی رات دیر تک کام کر کے گھر تشریف لے گئے تھے دیگر ساتھیوں میں دفتر کے لوگ موجود تھے۔ طلبا چھٹی کی وجہ سے اپنے گھروں کو گئے ہوئے تھے صرف چند طلبا موجود تھے۔ ملتان کے حالات بھی ایسے نہیں تھے کہ کسی واقعہ کا گمان ہو۔ دفتر کا دروازہ کھلا رہنے کے بجائے بند رہتا تھا تاکہ کوئی دہشت گرد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کرے۔ رات بہت سکون و اطمینان سے گزری' فجر کی اذان کا وقت ہوا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مؤذن نے مسحور کن آواز میں اللہ اکبر کی صدائیں بلند کیں' حرم مقدس کی یاد تازہ ہو گئی۔ خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر نذرانہ عقیدت پیش کرنے والے ہڑبڑا کر اٹھ گئے' تہجد میں آنسوؤں کے نذرانے پیش کرنے والے نماز فجر کے لئے تیار ہو گئے' ابھی اذان کی مسحور کن آواز کی بازگشت بھی نہیں ہوئی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دروازے پر ڈنڈوں کی بارش ہونے لگی' جس سے نہ صرف ارد گرد میں شور مچا بلکہ خود دفتر کے عملہ میں بدحواسی اور گھبراہٹ طاری ہو گئی کہ یہ اچانک کیا افتاد پڑ گئی۔ کونسا غنیم حملہ آور ہو گیا؟ دوڑ کر دروازے کی طرف گئے تاکہ صورتحال معلوم کریں تو دروازہ پر پنجاب کی بدنام زمانہ پولیس دندناتی ہوئی بغیر کوئی بات کئے دفتر میں گھس کر ادھر ادھر پھیل گئی ہر آنے والے شخص کی مشکیں کسیں۔ بڑے' چھوٹے بزرگ اور عالم کی تمیز کئے بغیر ہر ایک کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا گیا۔ گالیوں اور بدتمیزیوں کے طوفان میں دفتر کی تلاشی شروع کر دی گئی۔ دفتر ختم نبوت جو امن اور اتحاد عالم اسلام کا سب سے بڑا مرکز ہے اس کے تقدس اور احترام کو روندھا جانے لگا۔ ایک ایک کمرے کو کھول کر تلاشی لی جا رہی ہے' بستروں کو اٹھایا جا رہا ہے' چارپائیاں الٹی جا رہی ہیں' پوچھا کہ کس کی تلاش ہے؟ کیا چیز مطلوب ہے؟ جو گالیوں سے جواب دیا جا رہا ہے۔ انسانیت آج پولیس کی شکل میں ننگی ہو چکی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان یا اسرائیلی پولیس کے سامنے نہتے کشمیری یا مظلوم فلسطینی مسلمان کھڑے ہیں اور وہ اپنے پیشہ ورانہ اور یہودیانہ تعصب کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ محلہ والے حیران ہیں کہ آج تک ہم نے اس دفتر میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی تو پولیس کس کی تلاش میں ہے؟ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تحفظ کے اس مرکز میں کیوں چھاپہ مارا گیا؟ ہر ایک نمازی اپنی عزت کی پامالی کے خوف سے قریب آنے

لے گزارا ہے۔ دو چار نمازی خوف کے ملے جلے جذبات کے ساتھ چپکے سے مسجد میں داخل ہو گئے۔ ان کی نظریں گھڑی کی طرف لگی ہوئی ہیں ساتھ ساتھ دروازے کی طرف بھی کہ امام صاحب کب آئیں گے' لیکن امام صاحب تو پنجاب کی ظالم پولیس کے نرغے میں ہے وہ کیسے امامت کراتے۔ امام صاحب اور علماً کرام اور مبلغین پولیس سے نماز پڑھنے کو کہتے ہیں تو دھمکی دے کر خاموش رہنے کو کہا جاتا ہے۔ محلے کے چند نمازیوں کی بڑی مشکل سے جان چھوٹی ہے ڈیڑھ گھنٹے کا یہ وقت صدیوں پر محیط معلوم ہوتا ہے۔ اب پولیس ہر طرف سے ناکام ہوتی ہے' اس کو اس دفتر سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لٹریچر کے سوا کچھ نہیں ملتا کچھ دیر بعد ملک بھر کے تمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر میں فون پر اطلاع دی جاتی ہے کہ آج مرکزی دفتر ختم نبوت پر یہ سانحہ پیش آیا فوراً ہلچل مچ جاتی ہے۔ صدر پاکستان کے سیکریٹری عرفان صدیقی سے رابطہ کیا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے پیش نظر صدر پاکستان سے ملاقات کا وقت دیا جائے۔ عرفان صدیقی صاحب فرماتے ہیں کہ صدر پاکستان کا وقت پہلے سے متعین ہوتا ہے' اچانک تو وہ وقت نہیں دے سکتے۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ واقعہ ابھی ہوا ہے پہلے سے کیسے وقت لیں گے لیکن ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ فیکس کیے گئے جس کی وصولیابی کی رسید بھی تا حال موصول نہیں ہوئی' آئندہ پولیس پنجاب سے درخواست کریں گے کہ وہ ایک ہفتہ پہلے مطلع کر دیا کرے صدر صاحب سے پیشگی وقت لے لیا کریں گے۔ یہ تو ہمارے محترم صدر صاحب پابند شریعت کا حال ہے۔ دیگر سے کیا گلہ کریں بہر حال صدر صاحب سے مایوس ہو کر ایوان بالا کے اجلاس کی طرف رخ کیا تو پتہ چلا کہ وزیر داخلہ صاحب وزیر اعظم کے ہمراہ روس گئے ہوئے ہیں۔ بہر حال جمعیت علمأ اسلام کے سینیٹر ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب کو اجلاس میں مفتی امداراحمد' قاری محمد ابراہیم بھودی' حکیم خان' قاری محمد انس نے واقعے کی سنگینی سے آگاہ کیا۔ اجلاس ختم ہونے میں نصف گھنٹہ باقی تھا انہوں نے کھڑے ہو کر نکتہ اعتراض اٹھایا اور ایوان بالا کو تفصیل سے آگاہ کیا' وزیر داخلہ کی غیر موجودگی کی وجہ سے وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق نے رپورٹ طلب کی' رپورٹ پیش کی گئی۔ نکتہ اعتراض کے فوراً بعد ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب سکریٹری داخلہ کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ آپ حیران ہوں گے کہ سیکریٹری داخلہ صاحب اس چھاپے سے لاعلم تھے اور بالآخر اس بڑے مسئلے کو ٹال دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت علمأ اسلام' سپاہ صحابہؓ' اشاعت التوحید' حقوق اہلسنت' جمعیت علمأ اسلام (س) گروپ اور دیگر مذہبی جماعتوں نے ملک بھر میں احتجاج کیا' جلسے کیے اور جلوس نکالے۔ مولانا احمد میاں حمادی صاحب نے ٹنڈو آدم میں احتجاجی جلوس نکالا' مولانا فضل الرحمٰن نے اس کو قادیانیوں کی سازش قرار دیتے ہوئے پنجاب حکومت کی شرارت قرار دیا' جمعہ ۳۰ اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یوم احتجاج منانے کا فیصلہ کیا' جس میں امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مرشدی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے صدر پاکستان کو خطوط فیکس کیے ہیں۔ خدا کرے صدر پاکستان کے کان پر جوں رینگ جائے اور وہ اپنا فریضہ منصبی ادا کریں ہم شہباز شریف اور نواز شریف صاحب سے پوچھنا چاہیں گے کہ اس اقدام کا ذمہ دار کون ہے؟ آج تک کسی بڑے واقعہ پر اس دفتر کی طرف کسی نے اشارہ نہیں کیا' کیا اس ملک میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کرنا جرم ہے؟ کیا اب دین کا کام کرنے والوں کو اس طرح ہراساں کیا جائے گا؟ نواز شریف صاحب' شہباز شریف صاحب! کیا آپ نے اس واقعے پر مذمت کا اظہار کیا؟ جناب اقبال خاکوانی صاحب ملتان دفتر میں تشریف لائے اظہار مذمت کیا؟ ان کا شکریہ لیکن کیا اظہار مذمت کافی ہے؟ آپ کی حکومت میں پروفیسر عبدالسلام قادیانی کی یاد میں ٹکٹ چھپ گئے' آپ کو پتہ نہیں چلا' چناب نگر کا نام قادیان رکھنے کی کوشش کی گئی آپ کو معلوم نہیں ہوا؟ اب دفتر ختم نبوت پر چھاپہ پڑا' آپ کو پتہ نہیں چلا' کیا اسی کا نام حکومت کرنا ہے؟ ہم نواز شریف صاحب سے عرض کریں گے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی محافظ جماعت ہے جس نے اس جماعت کے خلاف کام کیا خدا نے اس کو ذلیل کیا۔ آپ اگر قادیانیوں کو خوش کر کے ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے لئے تیار ہو جایئے خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرتے۔ اس سے قبل کہ عذاب الٰہی پہنچ جائے ختم نبوت دفتر پر حملہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دیگر جماعتوں کے ساتھ مل کر تحریک چلانے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

قرآن مجید ــــ تحریف کی زد میں

برادران اسلام:

ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور یہ الفاظ اور معانی دونوں کے مجموعے کا نام ہے' ان دونوں کو الگ نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن عظیم کے مخالفین روز اول سے ہی اس کے خلاف قسم قسم کی حرکات کر رہے ہیں۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کسی نے کہا کہ یہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنالیا ہے' کسی نے کہا کہ نہیں بلکہ مل ملا کر مرتب کر لیا ہے' تو ان تمام کے منہ یہ چیلنج کر کے بند کر دیئے گئے کہ اگر یہ قرآن میرے پیغمبر نے خود بنالیا ہے تو وہ بھی عربی اور تم بھی عربی' تم بھی اس جیسا کلام بنا کر دکھاؤ؟ دشمن نے لاکھ کوشش کی' مگر اس کی ایک چھوٹی سی سورۃ الکوثر کا مقابلہ نہ کر سکے۔ آخر عقلمند اور خوش نصیب اس کے قائل ہو گئے بعض اڑ گئے کہنے لگے کہ: یہ کوئی ایسی بات نہیں' اگر ہم چاہیں تو اس جیسا کلام بنا سکتے ہیں' مگر بنا نہ سکے۔ قرآن نے دائمی چیلنج کیا کہ اے فصحا و بلغا' اے عرب و عجم کے زبان آورو! تم جب چاہو اور جہاں چاہو اور جس کو چاہو ساتھ ملالو' جن وانس کو ساتھ ملا کر کوشش کر لو مگر یہ ارض و سما اور مشرق و مغرب۔ اپنے اور مخالف سبھی جانتے ہیں کہ وہ دن طلوع ہونے سے رہا اور قیامت رہے گا کہ دشمن اس کا مقابلہ کر سکیں' مگر دشمن بھی خوب ڈھیٹ نکلے انہوں نے عداوت کا دامن اب تک نہ چھوڑا کبھی مقنع خراسانی کو رشوت دے کر کھڑا کیا کہ تو بڑا ادیب ہے تو کوشش کر مگر تاریخ گواہ ہے کہ مدت تک مغز ماری کر کے اس نے بھی ہار مان لی۔ چھ ماہ تک بیکار کوشش کی اسے قلم کے تراشوں کے ڈھیر کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا اور لن تفعلوا اور لایاتون بمثله کا چیلنج قائم رہا۔ کسی خبیث نے قرآن کے مقابلہ میں ﴿الفیل وما الفیل ضفدع وما اضفدع الخ﴾ جیسا مضحکہ خیز کلام بنا کر دائمی ذلت اٹھائی۔ بعد میں کسی نے الفصل الخطاب جیسی بدنام زمانہ ناکام کتاب لکھ کر دائمی ذلت کی خفت اٹھائی' بعض نے نام نہاد فصاحت القرآن جیسی کتب لکھ کر اپنی بدبختی پر مہر لگائی' مگر کچھ نہ بنا قرآن کا چیلنج قائم رہا۔ پھر دشمن نے کمپیوٹر کے ذریعے مغز ماری کی مگر منہ کی کھائی اور کسی نے صرف ترجمہ شائع کر کے اپنی بدبختی اور محرومی پر مہر لگائی' کیونکہ امت مسلمہ متفقہ طور پر اس چیز کی قائل ہے کہ قرآن الفاظ اور مفہوم دونوں کا نام ہے۔ اگر الفاظ کو چھوڑ کر صرف ترجمہ لے لیا جائے تو اسے قرآن نہیں کہا جائے گا۔ کچھ مدت پیشتر علماء امت نے خالی ترجمہ کی اشاعت کے خلاف احتجاجی وضاحت کی تھی' جس کے رد عمل میں گورنمنٹ نے اس پر پابندی لگادی' مگر یہ حرکت خفیہ ہوتی رہی' اب پھر یہ حرکت زوروں پر ہے لہذا علماء امت نے اب پھر اس طرف توجہ کی ہے۔ چنانچہ جامعہ فاروقیہ کراچی کے مفتی طاہر شاہ صاحب نے مفصل فتویٰ لکھا ہے کہ جو ضرب مومن کی اشاعت ۱۹ تا ۲۵ رمضان المبارک حال ہی میں شائع ہوا ہے انہوں نے نہایت صراحت سے اس مسئلہ کی توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"امت کے چاروں مجتہدین نے اس کی حرمت کی صراحت فرمائی ہے اور مشہور فقیہہ علامہ حسن شرنبلالیؒ مؤلف نورالایضاح نے مستقلاً اس پر رسالہ لکھا ہے جس کا نام النحفۃ القدسیہ فی احکام قراۃ القرآن ہے۔"

اسی طرح عہد قریب میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ نے اس مسئلہ پر "صیانۃ القرآن عن الرسم وللسان" تصنیف کیا' اسی طرح حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس کی حرمت پر فتویٰ دیا جو اب امدادالفتاویٰ ص ۳۶ جلد ۴ پر موجود ہے۔ یہ فتوے ائمہ اربعہ اور سرکردہ ائمہ کے ارشادات سے مؤید ہیں' ذاتی رائے نہیں۔ اس تازہ فتویٰ میں صراحت سے اس کی حرمت پر دس دلائل لکھے ہیں جو کافی ٹھوس اور لاجواب ہیں۔ بندۂ حقیر عرض کرتا ہے کہ جو قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل تھا وہ بشہادۃ القرآن صرف عربی زبان میں تھا' اسی کی حفاظت کا اللہ پاک نے ذمہ لیا تھا:

﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون﴾

عرب و عجم کو اسی کا مقابلہ کرنے کا چیلنج کیا گیا تھا' جس سے آج تک دنیا جہاں عاجز ہے۔ اس کے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اس کے

پڑھنے اور پڑھانے کو "خیرکم" سب سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ اسی عربی الفاظ کو مشقت پڑھنے والے کو دوہرا ثواب اور روانی سے پڑھنے والے کو بلند شان ملائکہ کا ساتھی قرار دیا گیا ہے۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مناصب اربعہ سے سب سے اول "یتلوا علیہم" آیات کا مصداق عربی الفاظ ہی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوتِ اسلام دیتے وقت چند مناسب آیات کی تلاوت فرماتے پھر دعوتِ حق دیتے تھے جس کو غیر مسلم سامع سن کر قرآن کی بلاغت و فصاحت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جاتا۔ کیونکہ ﴿القرآن لانظم ولا نثر ولکن القرآن قرآن﴾ اسی قرآن کا ایک جملہ "فاصدع بما تومر" سن کر ایک بدوی نے سجدہ کیا تھا' یہی عربی قرآن سن کر عمر فاروقؓ جیسا عظیم انسان اس کا گرویدہ ہوا تھا' اسی کی الکوثر نامی چھوٹی سی صورت دیکھ کر زبان آور کفار نے اپنے قصیدے حرمِ کعبہ سے اتار لئے تھے کہ اس کلام کا مقابلہ ہمارے بس میں نہیں ﴿ماہٰذا کلام البشر﴾ اسی قرآن پر ایمان لا کر لبید شاعر نے ساٹھ سال کوئی شعر نہ کہا' اسی قرآن پر ایمان لا کر خنساؓ "ارثی العرب" نے شاعری سے توبہ کر لی' اسی قرآن کی آیت ﴿یوم نقول لجھنم ھل امتلئت الخ﴾ سن کر ایک ملحد اس کی فصاحت کا قائل ہو گیا تھا' یہی قرآن سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عطا فرمایا نہ کہ صرف اس کا مفہوم و ترجمہ۔ اسی قرآن کی سورۃ البقرہ عمر فاروقؓ نے آٹھ سال میں پڑھی' اسی عربی قرآن کے الفاظ' طریقہ ادائیگی اور طرزِ تحریر کے سلسلہ میں علماءِ امت نے بڑی بڑی مشقتیں اٹھا کر بیش بہا ذخیرہ تحریر مہیا کیا تاکہ اصل الفاظ بعینہٖ محفوظ رہیں اور دشمن بھی کسی ترجمے کا دشمن نہیں بلکہ صرف عربی رسم الخط کا دشمن ہے' جس کو باری تعالیٰ اپنے عرش عظیم پر خود سنتا ہے' ہمیں نماز میں اسی قرآن کے پڑھنے کا حکم ہے نہ کہ کسی ترجمہ کا۔ تراویح میں عربی قرآن ہی پڑھا جاتا ہے' تمام لوگ ایصال ثواب کے لئے اسی کو استعمال کرتے ہیں اور اسی کو شفائے مریض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی عربی قرآن کو ہی سن کر اہل ایمان "تریٰ اعینھم تفیض من الدمع اور تقشعر منہ جلودھم" کا مصداق بن جاتے ہیں۔ اسی عربی متن پر ہی امت کے تمام طبقے متفق ہیں ورنہ تراجم میں باہمی کئی اختلافات پائے جاتے ہیں' اسی عربی قرآن کو ہی سن کر منکرین آبدیدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے' ایک مومن کا تو کہنا ہی کیا' اسی متن ہی کی معمولی کمی بیشی کو ایک ان پڑھ قاری بھی برداشت نہیں کر سکتا' اسی عربی متن کو ہر مسلم باوضو ہو کر اور قبلہ رو ہو کر تلاوت کرنا نہایت' موجب اجر و ثواب جانتا ہے' وہ اس کو چوم کر کھولتا اور بند کرتا ہے' الغرض تمام تر عظمتیں اور عقیدتیں اسی عربی متن کے ساتھ ہی وابستہ ہیں۔ یہ بات مسلم ہے کہ تلاوت کے الفاظ کے بعد اس کا مفہوم و تفسیر کا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہی قرآن کے حقوق کا پورا تقاضا ہے مگر صرف الفاظ کی تلاوت بھی نہایت اجر و ثواب کا موجب اور بیش بہا خیرات و برکات کا باعث ہے' چنانچہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی روشنی میں افراد امت مختلف سورتوں کی مختلف اوقات میں تلاوت کر کے (صبح کو یٰسین شام کے بعد واقعہ اور سوتے وقت مومن' ملک وغیرہ کی تلاوت) ان کے فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ الغرض ایسے امور بے شمار ہیں جو کہ صرف عربی متن کے ساتھ وابستہ ہیں' اسی متن کی تلاوت ہی سے ایک ان پڑھ دیہاتی بھی بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ کتنا لطف آ رہا ہے' اگر صرف اردو ترجمہ ہی پر اکتفا کر لیا جائے تو مندرجہ بالا فوائد ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے' نہ اس کو پڑھنے والا قاری القرآن کہلائے گا نہ اس کے ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب مرتب ہو گا اور نہ ہی ترجمہ پڑھنے پر وہ مزہ و لذت اور روحانی کیف میسر ہو سکتا ہے' نہ ہی کسی ترجمہ کی لفظی پابندی ہی ضروری ہوتی ہے۔

الفاظ و حرف کی جو سیٹنگ عربی متن میں اختیار کی گئی ہے وہ ترجمہ میں اختیار کرنا ناممکن اور محال ہے' عربی متن کی فصاحت و بلاغت سرے سے کنٹرول کرنا محال ہے' پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ متن' متن ہے ترجمہ' ترجمہ ہے' متن کی خانہ بندی اس کے ترجمہ سے ناممکن ہے' دنیا کا کوئی بھی عربی داں کسی بھی ترجمہ کو دوبارہ متن میں ڈھال نہیں سکتا' صرف ترجمہ اپنانے سے قرآن مجید کا حال بائبل جیسا ہونا متوقع ہے کہ آج یہود و نصاریٰ اصل متن سے بالکلیہ محروم ہو چکے ہیں' اصل متن کی تلاش و جستجو کے لئے انہوں نے مدت سے ادارے قائم کر کے انتہائی مغز ماری کی مگر اصل متن نہ مل سکا' جس کے نتیجے میں آج سینکڑوں تراجم کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں' مگر کسی ایک کے متعلق وہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ اصل کے بالکل مطابق ہے' چنانچہ ۱۸۴۲ء میں انہوں نے عہد جدید کے ترجمہ کو عہد قدیم کے مطابق کرنے کے لئے نظر ثانی بھی کی مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات رہا۔ اختلاف و افتراق سے گلو خلاصی نہ کرا سکے' شاہ جیمس بائبل کا اجتماعی ترجمہ (ورشن) پہلے ۱۶۱۱ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد بیسیوں مرتبہ نظر ثانی کی گئی حتی کہ آج کل نیو جیمس ورشن کے نام سے شائع کیا گیا ہے' مگر اطمینان اب بھی نہیں' اسی طرح یروشلم بائبل کے نام سے ایک

ترجمہ تھا‘ انہے اب نیو یروشلم بائبل کے نام سے شائع کیا جارہا ہے‘ اسی طرح بعض بائبل کے تراجم کو نیو کا لفظ لگا کر شائع کر رہے ہیں‘ کسی پر فار انڈیا لکھا ہے کسی پر امریکن بائبل اور کسی پر نیو امریکن بائبل کا عنوان نظر آتا ہے‘ پھر انگلش تراجم الگ ہیں‘ فارسی الگ ہیں‘ عربی اپنی انفرادیت دکھا رہے ہیں اور اردو ہندی الگ۔

غرضیکہ ہر گرجے چرچ اور ہر علاقے اور ملک کی الگ الگ بائبلز مارکیٹ میں آرہی ہیں‘ پھر کوئی ترجمہ انفرادی ہے اور کوئی اجتماعی (ورشن) ہے اور ہر ایک طبقہ اپنی اپنی بائبل کو صحیح اور دوسرے کو غلط کہہ کر دست بہ گریبان ہو رہا ہے۔ یہ تماشہ اگر دیکھنا ہو تو بندۂ حقیر کا مرتب کردہ "موازنہ بائبلز" دیکھئے جس میں صرف پچاس بائبلز کے سرسری موازنے سے چار صد آیات کی صرف عہد جدید میں گڑبڑ اور جعلی ہونا ثابت کیا گیا ہے‘ یہ صرف چند سالہ کارروائی کا نتیجہ ہے باقی پوری تاریخ کی تحقیق کرنا مشکل ہے‘ لہٰذا یا اخوۃ الاسلام توجہ فرمایئے‘ سنبھلئے اور ہر اس قلم کو توڑ دو اور ہر اس زبان کو بند کردو یا اسے کھینچ لو جو اس ترجمہ کی حمایت کرے یا اس کے حق میں بولے‘ جو افراد بلا واقفیت کی بنا پر اس کو چھاپتے اور نشرواشاعت کرتے یا خرید کر پڑھتے ہیں وہ سچے دل سے توبہ کرلیں کہ یہ دین کے خلاف ایک سازش ہے کیونکہ اس کا خریدنا‘ چھاپنا دونوں حرام اور ناجائز ہیں۔

O

حافظ محمد زاہد حجازی حمادی

محبت کے کیا معنی ہیں؟

معزز قارئین کرام! محبت بظاہر تو ایک ایسا لفظ ہے کہ اگر کسی سنگدل کے آگے اس لفظ کو لبوں کی درمیان لانے کی جسارت کی جائے تو وہ سنگدل موم کی طرح پگھلتے ہوئے پروانے کی طرح شمع پر مرمٹنے کو خوشی تصور کرتا ہے‘ یہ تو ہے دنیا کی شمع لیکن ایک شمعِ رسالت ﷺ ہے اس شمع کے بھی پروانے تھے جس کی مثال پیش کرنے سے تاریخ عاجز ہے۔

معزز قارئین کرام! میں نے آپ سب سے پہلے یہ سوال کیا تھا کہ محبت کے کیا معنی ہیں؟ تو یقیناً آپ بھی دل کی گہرائیوں سے سوچ بچار کے میدان میں کود پڑے ہوں گے تو آیئے مل کر محبت کے معنی سمجھنے کے لئے شمعِ رسالت کے پروانوں سے تصورات میں پوچھتے ہیں تو فوراً میری نظروں کے سامنے صدیق اکبرؓ کی زندگی کی اک جھلک سامنے آگئی۔

میں نے صدیق اکبرؓ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہوئے پوچھنا چاہا کہ آپؓ شمعِ رسالت ﷺ پر مرمٹنے کو کیا کہتے ہیں؟ گویا کہ کتاب میں صدیق اکبرؓ مجھے یوں کہہ رہے ہوں کہ اسی کا نام تو محبت ہے۔ میں نے کہا کہ محبت صرف مرمٹنے کا نام تو نہیں بلکہ کچھ لبوں پر معشوق کے بول بول کر اگلے کو اپنا گرویدہ بنایا جائے‘ گویا کہ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یہ محبت مصنوعی محبت ہے۔ میں نے کہا کہ آپ بتلا دیجئے کہ حقیقی محبت کسے کہتے ہیں۔

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو گر تو محبت کا کچھ مزہ ہی نہیں
نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی مسرت یہی آرزو ہے

تو فوراً ابوبکرؓ کی کل زندگی کے کچھ لمحے میری زندگی کے سامنے آگئے‘ وہاں پر بیٹھے ہوئے محبت کے معنی سمجھا رہے ہیں۔ کبھی مجھے عمرؓ کی زندگی سامنے آجاتی ہے جو کہ چند لمحوں پہلے شمع رسالت کی روشنی سے دور تھا لیکن جب اسے شمع رسالت ﷺ کی روشنی نظر آئی تو وہ قاتل سے عادل بن گیا‘ کبھی مجھے بلال حبشیؓ انگاروں پر لیٹتے ہوئے شمع رسالت کا حقیقی پروانہ ہونے کا ثبوت فراہم کر رہے تھے‘ کبھی خبیبؓ مجھے سولی پر لٹکتے ہوئے محبت کے معنی پیش کر رہے تھے اور کبھی مجھے سمیہؓ نظر آئی وہ اپنے جسم کے دو ٹکڑے کرواتے ہوئے ارض و سما کو گواہ بنا دیا کہ جب بھی شمع رسالت کی عظمت کا مسئلہ ہو یہ ایک جان کیا ہزار جانیں قربان کرنی پڑیں تو بے دریغ جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار‘ چاق چوبند رہنا چاہئے اور کبھی مجھے سعدؓ جاتے جاتے زندگی کے آخری لمحے میں یہ وصیت کر گئے کہ: "لوگو! تمہارے ہوتے ہوئے شمع رسالت کی روشنی کو بجھانے کی کوشش کی گئی یا ارادہ و تمنا کی گئی تو ان ارادوں‘ کوششوں کو تمناؤں کو ملیا میٹ کر کے توڑ ڈالو اگر ایسا نہ کیا گیا تو یاد رکھنا کہ قیامت کے دن بارگاہ رب العزت میں تمہارا کوئی بھی عذر ناقابل قبول اور ناقابل معافی ہو گا۔"

یہ ہے محبت جس پر خدا بھی قرآن میں مثالیں پیش کریں اور فرشتے بھی عش عش کر رہ جائیں تو میری زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے کہ

لیلیٰ لیلیٰ کہہ کر پیار مت جتا
اگر مجنوں بنتا ہے تو پہلے پتھر کھانا سیکھ

ڈاکٹر سید راشد علی

مرزا طاہر احمد قادیانی کو مباہلے کا چیلنج

مرزا طاہر احمد قادیانی کو بارہا مباہلے کا چیلنج دیا گیا اور ہنوز مرزا طاہر احمد قادیانی صاحب' سربراہ جماعت قادیانیہ کی طرف سے اس سلسلے میں جواب کا انتظار ہے۔ مگر یوں محسوس ہوتا ہے کہ مرزا طاہر احمد قادیانی کو خاموشی میں ہی عافیت نظر آتی ہے۔ قارئین کے استفادے کے لئے مباہلے کا یہ چیلنج یہاں شائع کیا جارہا ہے۔ جس طرح یہ ناچیز (سید راشد علی) اپنے آقا و مولیٰ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی ناموس کی خاطر سرگرم عمل ہے۔ اسی طرح قادیانی حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے سربراہ پر زور دیں کہ اگر ان کو واقعی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی نبوت و مسیحیت و مہدویت کے سچ ہونے پر ایمان ہے تو وہ بھی سربراہی کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے نام نہاد نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی ناموس کی حفاظت کی خاطر میدان مباہلہ میں تشریف لائیں۔ مباہلے کا موجودہ چیلنج سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مندرجہ ذیل حدیث پاک کی روشنی میں دیا گیا ہے:

ترجمہ: ''جس شخص میں چار خصلتیں ہوں گی وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک موجود ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت تو ہے جب تک کہ اس کو چھوڑ نہ دے:

(۱)...... جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(۲)...... جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

(۳)...... جب وعدہ کرے تو وعدہ توڑ ڈالے۔

(۴)...... جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔''

(بخاری، مسلم)

معزز قارئین! مندرجہ بالا حدیث میں سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے نہ صرف معیار منافقت مقرر فرمایا بلکہ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ایک عام مسلمان کیسا ہونا چاہئے۔ اب آیئے دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی منافقت کے کس درجہ میں فٹ ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ مرزا صاحب نبی و رسول' مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کے دعویدار تھے۔ ان دعوؤں کی موجودگی میں ان کو کس حد تک جھوٹ بولنے کی یا امانت میں خیانت کرنے کی یا وعدہ خلافی کرنے کی یا اپنے مخالفین کو گالیاں دینے کی اجازت ہونی چاہئے اس کا فیصلہ میں قارئین پر چھوڑتا ہوں۔

ذیل میں' میں مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے دونوں پہلو اجاگر کرنے کی کوشش کروں گا۔ قارئین یقیناً مرزا صاحب کے ان دعاوی سے واقف ہوں گے' جن میں گستاخانہ جسارت کے ساتھ انہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کے ظل و بروز ہونے اور برابری کے دعوے کئے ہیں اور اپنے آپ کو اس اعلیٰ ترین مقام پر فائز سمجھتے ہیں جو حضور اکرم ﷺ کا طرۂ امتیاز تھا' مگر ان کی شخصیت کا دوسرا رخ ان کے ان دعاوی کا پول کھولنے کے لئے کافی ہے۔ آیئے فرداً فرداً منافقت کی چاروں نشانیوں کو سامنے رکھ کر مرزا غلام احمد کی زندگی کا جائزہ لیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور دروغ گوئی:

''بچپن کے زمانے میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۸۰)

''اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا' ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۸۰)

اور اب تصویر کا دوسرا رخ:

'' قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوتا سو میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے' کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۹۴)

سبحان اللہ! جھوٹ اور وہ بھی حلفیہ!!

غالباً مرزا صاحب کو یاد ہی نہ تھا کہ دوسری جگہ کیا لکھ چکے ہیں۔ حمأ نے سچ کہا ہے کہ جھوٹے کا حافظہ نہیں ہوتا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ......وعدہ خلافی اور امانت میں خیانت :

"۱۸۷۹ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا کہ وہ خدا کی طرف سے مامور کئے گئے ہیں کہ اسلام کی حقانیت ثابت کریں۔ اس مقصد کے لئے وہ پچاس جلدوں میں براہین احمدیہ لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چونکہ مرزا صاحب ایک غریب آدمی ہیں اس لئے مسلمان بھائیوں اور مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مرزا صاحب کی مالی اعانت کریں اور پیشگی کتاب کی قیمت ادا کر دیں تو جیسے جیسے کتاب چھپتی جائے گی ان کو روانہ کر دی جائے گی۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۸۔۱۹)

چاروں اطراف سے مسلمانوں نے پیسہ روانہ کرنا شروع کر دیا۔ اگلے چار سالوں میں چار جلدیں شائع کرنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو چکر آنے لگے' پچاس جلدوں کا مطلب تھا کہ بقایا عمر اب صرف کتاب لکھنے' چھاپنے اور تقسیم کرنے میں ہی صرف ہوگی۔ اکثر حضرات سے قیمت پیشگی وصول ہو چکی تھی گویا کہ کمائی کا دروازہ تو بند ہو گیا۔ اب تو کتابیں چھاپو اور تقسیم کرو' چنانچہ چوتھی جلد کے بعد براہین احمدیہ کی تالیف اور چھپائی کا سلسلہ موقوف کر دیا گیا۔ پیشگی خریداروں کے بے پناہ احتجاجات کے باوجود اگلے ۲۳ سال میں مرزا صاحب نے ۸۰ دیگر کتابیں لکھ کر فروخت کیں' براہین احمدیہ کی پانچویں جلد بالآخر ۲۳ سال بعد شائع کی گئی۔ (ملاحظہ فرمایئے روحانی خزائن جو مرزا صاحب کی ان کم و بیش ۸۰ کتابوں کا مجموعہ ہے جسے قادیانیوں کے صدر دفتر واقع لندن سے شائع کیا گیا ہے۔)

مگر آیا یہ ڈھٹائی کی انتہا تھی یا مرزا کی "پیغمبرانہ" شان کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے دیباچہ میں لکھا کہ :

"یہ وہی براہین احمدیہ ہے کہ جس کے پہلے چار حصے طبع ہو چکے ہیں' بعد اس کے ہر ایک سر صفحہ پر براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا گیا۔ پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔" (روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۹)

سبحان اللہ! کیا حساب ہے' پچاس کا وعدہ بھی پورا ہو گیا اور پیسے بھی ہضم۔ کیا یہی مرزائی پیغمبرانہ معیار دیانتداری ہے؟ نقطوں کا یہ ہیر پھیر قادیانی تحریک کا امتیازی نشان بن چکا ہے۔ کیوں نہ ہو آخر ان کے پیغمبر کی سنت جو ہوئی۔ غالباً یہ اسی قسم کے نقطوں کی ہیرا پھیری کا کمال ہے کہ مرزا طاہر احمد ہر سال دس سے پچاس لاکھ افراد کی قادیانیوں میں شمولیت کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو جھوٹی تسلیاں اپنے پیروکاروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور گالی گلوچ :

ایک طرف مرزا صاحب اعلیٰ ترین اخلاق کے دعویدار ہیں :

"خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول اس عاجز (مرزا) کو تہذیب اور اخلاق کے ساتھ بھیجا ہے۔" (روحانی خزائن جلد ۷ ص ۴۲۶)

"میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی۔" (روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۲۳۶)

"لعنت بازی صادقوں کا کام نہیں ہوتا' مومن لعان نہیں ہوتا۔" (روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۵۶)

"انہوں نے (مسلمانوں نے) مجھے ہر قسم کی گالیاں دیں مگر میں نے جواباً بھی کسی کو گالی نہیں دی۔" (روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۲۳۶)

مگر اپنی فطرت کے دوسرے رخ کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"مولوی جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھاتے ہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۰۹)

"کنجریوں کے بچوں کے بغیر جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے باقی سب میری نبوت پر ایمان لا چکے ہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۴۷)

مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارے میں :

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مہذب ڈوم اور نقال بھی تھوڑا بہت حیا کو کام میں لاتے ہیں اور پشتوں کے سفلے بھی ایسا کمینگی اور شیخی سے بھرا ہوا تکبر اپنے حقیقت شناس کے سامنے زبان پر نہیں لاتے۔" (روحانی خزائن جلد ۴ ص ۱۰)

"عبدالحق غزنوی بار بار لکھتا ہے کہ آتھم والی پیشگوئی میں پادریوں کی فتح ہوئی' ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا لکھیں کہ : اے بدذات' یہودی صفت' پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور اس کے ساتھ ہی تیرا بھی......اے

خبیث کب تک تو جیئے گا...... خاص کر اس رئیس الدجالین غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ ان پر خدا کی لعنت کے دس لاکھ جوتے برسیں۔ اے پلید دجال! تعصب نے تجھ کو اندھا کر دیا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۲۹)

"اے کسی جنگل کے وحشی...... تم نے حق کو چھپانے کے لئے جھوٹ کا یہ گوہ کھایا...... اے بدذات خبیث، دشمن اللہ اور رسول کے! تو نے یہ یہودیانہ تحریف کی...... مگر تیرا جھوٹ اے ناکار پکڑا گیا...... جس دن سب باتیں (محمدی بیگم سے متعلق پیشگوئیاں) پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے؟...... ان بے وقوفوں کو بھاگنے کی کوئی گنجائش نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوئروں کی طرح کر دیں گے۔" (ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۳۳، ۳۳۷)

"مرزا صاحب نے اپنی کتاب نور الحق میں اپنے بعض عیسائی مخالفوں پر ہزار لعنتیں بھیجی ہیں، یہ کوئی عجیب بات نہیں، مرزا صاحب ہمیشہ سے ہی لعنتوں کی مشین گن چلانے کے عادی تھے لیکن اس جگہ تو انہوں نے حد ہی کر دی تھی، کتاب کے چار سے زیادہ صفحات پر گنتی کر کے ایک ہزار لعنتوں سے سیاہ کر دیئے لعنت، لعنت، لعنت۔"

(ملاحظہ فرمایئے روحانی خزائن جلد ۸ ص ۱۵۸ تا ۱۶۲)

قارئین کرام! یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ ساری انسانیت میں اللہ تعالیٰ کے تمام نبی اور رسول انسانیت اور اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے ان میں منافقت کی چاروں خصلتیں تو کجا ان میں سے ایک بھی خصلت نہیں تھی۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جب ایک عام فوج میں سپاہی کی بھرتی کا معیار ہوتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کے انبیاً کرام کی فوج میں بھرتی کا کوئی معیار نہیں ہوگا؟ مرزا غلام احمد کی شخصیت کے تاریک پہلو پیغمبر تو دور کی بات ہے ان کو ایک شریف النفس انسان ثابت نہیں کر سکتے۔ کیا سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث پاک کی روشنی میں مرزا صاحب پکے منافق نہیں تھے؟ یہی وجہ ہے کہ بارہا مرزا طاہر احمد قادیانی کو پہلے بھی مباہلے کا چیلنج دیا تھا اور اب پھر اس چیلنج کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ وہ تشریف لائیں اور حلفیہ بیان دیں کہ مرزا صاحب منافق نہیں تھے۔ مگر نہ جانے کیوں وہ یہ چیلنج قبول کرنے سے گریزاں ہیں!!!

مرزا طاہر احمد قادیانی کو مباہلے کا چیلنج:

مقام مباہلہ:

قادیانیوں کے حالیہ مرکز الموسوم بہ مسجد الفضل ۱۸۔۱۶ گریسن ہارروڈ لندن

تاریخ مباہلہ:

مرزا طاہر احمد صاحب کی سہولت کے مطابق کوئی بھی تاریخ اور وقت، مجمع عام اور دونوں جانب سے چار گواہوں کی موجودگی میں:

پہلے قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر ہم قسم کھائیں گے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد مبارک کی رو سے مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت و مسیحیت و مہدویت اپنی تحریروں کی روشنی میں پکا منافق تھا۔

اسی طرح مرزا طاہر احمد قرآن پر ہاتھ رکھ کر حلفیہ بیان دیں گے کہ ہمارا حلفیہ بیان جھوٹ پر مبنی ہے اور ان کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی امانت میں خیانت نہیں کی، کبھی جھوٹ نہیں بولا، کبھی وعدہ خلافی نہیں کی اور نہ کبھی اپنے مخالفین کو گالیاں دیں۔

حلف اٹھانے کے بعد مباہلے کی تکمیل کے لئے دونوں فریق قرآن پاک کی یہ آیت پڑھ کر جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں گے:

﴿لعنت اللہ علی الکاذبین﴾

مرزا طاہر احمد قادیانی!

امید ہے کہ آپ پچھلی مرتبہ کی طرح اس مباہلہ کے چیلنج سے فرار ہونے کی کوشش نہیں کریں گے کیونکہ اس مباہلہ سے آپ کا گریز اور معینہ مدت کے اندر اندر اس کو سر انجام نہ دینا اس بات کا ثبوت ہوگا کہ آپ دیدہ دانستہ اپنے دادا اور اپنے نام نہاد نبی و مسیح موعود مہدی معہود کی اصلیت پر پردہ ڈال کر عوام الناس، سادہ لوح مسلمانوں اور قادیانیوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ میں تو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کی خاطر میدان مباہلہ میں اتر آیا ہوں، اگر آپ مرزا غلام احمد کو اس کے دعوؤں میں سچا سمجھتے ہیں تو آپ کی غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ اس چیلنج کو قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے چنگل میں پھنسے ہوئے بھولے بھالے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆ ... ☆ ... ☆☆☆

جناب عبدالرشد ارشد

اقلیتوں کی سرگرمیاں......ایک لمحہ فکریہ

نام ایک فرد، ایک قبیلے، ایک امت اور ملت کے تشخص کی علامت تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ ماضی اس پر شاہد ہے مثلاً لالہ لوحت رائے کی ادائیگی کے ساتھ ہی ہندو دھرم سے اس کا متعلق ہونا سمجھ میں آ جاتا۔ کرشن چند وغیرہ، گورجیت سنگھ ہویا گرمیت کور کا سکھ خاندان سے ہونا ثابت ہو گا اور کم و بیش ۲۵ برس پہلے تک یہی صورتحال ناموں کے حوالے سے مسیحی برادری کی تھی۔ مثلاً برکت مسیح، جان مسیح، ناصر مسیح، الیگزینڈر مسیح وغیرہ۔

۵۰ کے عشرے کے آخر یا ۶۰ کے عشرے کے آغاز کی بات ہے کہ "ورلڈ کونسل آف چرچز" نے "پاکستان کونسل چرچز" کی مالی امداد یہ کہہ کر بند کر دی کہ دی جانے والی امداد کے مقابلے میں مسلمان کم تعداد میں مسیحیت قبول کر رہے ہیں۔ یہ کارکردگی غیر تسلی بخش ہے، جواباً جوبات کہی گئی اور جسے وزنی تسلیم کرتے ہوئے امداد بحال کر دی گئی یہ تھی کہ مسلمان کو مسیحی بنانے میں وہ فائدہ نہیں ہے جو اس حقیقت میں ہے کہ مسلمان کے دل و دماغ سے مسلمانیت نکال لی جائے، ہم کامیابی سے یہی کام کر رہے ہیں، بات وزنی قرار دی گئی۔

کونسل کے ایک اجلاس میں دوسرے مقررین کے ساتھ اس دور میں پنجاب یونیورسٹی میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے مسیحی سربراہ نے "پاکستان میں آئندہ ۲۵ سال میں مسیحی حکومت" کے عنوان سے تقریر کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اگر مسیحی برادری میری معروضات پر عمل کرے تو پچیس سال میں یہاں مسیحی انقلاب لا کر خداوند یسوع مسیح کی حکومت قائم کی جا سکتی ہے، معروضات کا خلاصہ یہ تھا کہ:

◇ مسیحی برادری اپنے ناموں سے مسیح کا لفظ چھوڑ دے اور آئندہ مسلمانوں جیسے نام رکھے جائیں، معاشرے میں نفوذ سہل ہو جائے گا۔

◇ مسیحی لٹریچر کے نام، کتابوں کے ٹائٹل مسلمانوں کے لکھے کتابچوں سے مشابہ ہوں کہ مسلمان پڑھنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔

اس پر عمل شروع کرتے ہوئے گوجرانوالہ، سیالکوٹ کے انتہائی فوجی اہمیت کے اضلاع میں تعلیم بالغان کے نام پر کام شروع کیا گیا، ہندو عورت بیگم ستنام محمود کو گوجرانوالہ مرکز میں بٹھایا گیا۔ منصوبہ بندی کے مطابق مسلمانوں میں قابل قبول لٹریچر تیار کیا گیا اور یوں تعلیم بالغاں اور اس لٹریچر کی بنیاد پر مسیحیت مسلمان گھرانوں میں گھستی چلی گئی جسے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

آج مسلمان اور مسیحی ناموں میں کوئی فرق نہیں ہے ناصر بھٹی ہو یا رخسانہ نازلی ہو، فرحان صدیقی ہو یا فرخندہ لودھی ہو کوئی نہیں جانتا اور نہ جان سکتا ہے کہ موصوف یا موصوفہ کا تعلق کس مذہب سے ہے؟ اسی حکمت عملی کا نتیجہ ہے کہ عیسائی قلمکار اسلامی اقدار پر حملہ آور ہیں اور عام مسلمان یہ سمجھا ہے کہ یہ لکھنے والے ان کے اپنے علمبردار ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت ۱۳ فروری ۹۹ء برطانوی اخبار "انڈی پینڈنٹ" کے حوالے سے لکھے گئے شذرہ کے مطابق "۳۵ نوجوان عیسائیوں نے اسلامی ناموں کی آڑ میں مجاہدین کی دو تنظیموں کے کیمپوں میں مسلح جدوجہد کی تربیت حاصل کی ہے۔" یہ تو گھر کے بھیدی نے خبر دی ہے، اس کے علاوہ اب تک کیا ہوا ہے اور کیا ہو رہا ہے، مسلح جدوجہد کی تربیت ہو یا میڈیا کے ذریعہ جدوجہد ہو، قوم جاننا چاہے تو ہمہ جہت کھلی آنکھوں سے دیکھ سکتی ہے۔

اقلیتوں کے حقوق اور اقلیتوں کی آزادی اور تحفظ کے تقاضے اپنی جگہ مگر اسلامی ناموں کی آڑ میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی اقدار میں نقب زنی کے ذریعے ڈاکہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یہ ہر اقلیت کے لئے ہے خصوصاً عیسائی اور مرزائی۔ ہم حکومت پاکستان، سینیٹ اور قومی و صوبائی اسمبلیوں کے اراکین سے اور ملت اسلامیہ کے ہر مکتب فکر کے دینی زعماً سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس گھمبیر صورتحال اور ملی المیے کا نوٹس لیں، یہ رواداری نہیں، دینی شعور و بصیرت کا فقدان ہے۔ آج نوٹس نہ لیا تو کل کے لئے آپ خود یہاں "خداوند یسوع مسیح کی حکومت" کی راہ ہموار کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ عیسائی اپنے ناموں کے ساتھ مسیح لکھیں اور مرزائی اپنے ناموں کے ساتھ قادیانی کا اضافہ کرکے اقلیتوں کے حقوق و تحفظات سے فیضیاب ہوں۔

☆☆......☆......☆☆

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب

ایمان عالم عربی کی طاقت

اسلام عالم عربی کی قومیت ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے امام اور قائد ہیں' ایمان اس کی قوت کا خزانہ ہے جس کے بھروسہ پر اس نے دوسری قوموں کا مقابلہ کیا اور فتحیاب ہوا اس کی طاقت کا راز اور اس کا کارگر ہتھیار جو کل تھا وہی آج ہے جس کے ساتھ وہ دشمنوں سے جنگ کر سکتا ہے' اپنی ہستی کی حفاظت کر سکتا ہے اور دوسروں تک اپنا پیغام پہنچا سکتا ہے۔

عالم عربی کو اگر کمیونزم یا یہودیت سے جنگ کرنا ہے یا کسی دوسرے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے تو اس دولت کے بل بوتے پر جنگ نہیں کر سکتا جو برطانیہ اس کو عطا کرتا ہے یا امریکہ اس کو خیرات دیتا ہے' یا پیٹرول کی قیمت کے طور اس کو حاصل ہوتی ہے' وہ دشمن کا مقابلہ صرف اس ایمان' معنوی قوت' اس روح اور اسپرٹ کے ساتھ کر سکتا ہے جس اسپرٹ کے ساتھ کبھی اس نے ایک وقت رومی و ایرانی حکومتوں کو جنگ کی دعوت دی تھی اور فتح حاصل کی تھی اور وہ اس دل کے ساتھ جنگ نہیں کر سکتا جس کو زندگی سے عشق اور موت سے نفرت ہو' اس جسم سے مقابلہ نہیں کر سکتا؟ جو عیش و عشرت کا دلدادہ ہو' اس عقل کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا جس کو شک و شبہ کا گھن لگ چکا ہو اور افکار و خواہشات باہم دست گریبان ہو' اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ ضعیف الایمان اور متشکک قلب اور میدان میں ساتھ چھوڑ دینے والے قلب کے ساتھ میدان جنگ کبھی نہیں جیتا جا سکتا' عرب کے قائدین اور عرب لیگ کے ذمہ داروں کے لئے سب سے اہم کام یہ ہے کہ وہ عربی' کسانوں' تاجروں اور جمہور کے ہر طبقہ میں ایمان کی تخم ریزی کریں' ان میں جہاد کا جذبہ' جنت کا شوق اور ظاہری آرائشوں کی تحقیر و اہانت کا احساس پیدا کریں' ان کو خواہشات یقین اور زندگی کی مرغوبات پر قابو حاصل کرنے' خدا کے راستہ میں مصائب اور تکلیفیں برداشت کرنے مسکراتے چہروں کے ساتھ موت کے استقبال اور اس پر پروانوں کی طرح گرنے کا سبق دیں۔

شہسواری اور فوجی زندگی کی اہمیت:

یہ ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ عربی اقوام نے اپنی بہت سی فوجی خصوصیات کو ضائع کر دیا' خاص طور پر شہسواری ان کی زندگی سے بالکل خارج ہو گئی جو ایک بہت بڑا نقصان اور میدان جنگ میں ہزیمت اور کمزوری کا بہت اہم سبب ہے' جس کا نتیجہ ہوا کہ ان قوموں کی فوجی اسپرٹ جو ان کا طرائے امتیاز تھی ختم ہو گئی' جسم کمزور ہو گئے' لوگ ناز و نعم میں زندگی گزارنے لگے' موٹروں نے گھوڑوں کی جگہ لے لی اور قریب ہے کہ عربی گھوڑے جن کی دنیا میں دھوم ہے جزیرہ عرب سے نیست و نابود ہو جائیں لوگوں نے کشتی' شہسواری' جنگی مشقوں اور دوسری جسمانی ورزشوں کو فراموش کر دیا اور ان کھیلوں کو اختیار کیا' جن کا کوئی فائدہ نہیں' اس لئے تعلیم و تربیت کے رہنماؤں کے لئے ضروری ہے کہ عرب نوجوانوں میں شہسواری' فوجی زندگی' سادگی' استقلال' عزیمت اور مصائب پر صبر و استقامت کی اہلیت پیدا کریں۔

امیر المومنین عمر بن الخطابؓ عجمی ممالک میں اپنے عرب عمال کو لکھتے ہیں:

"تن آسانی و راحت طلبی کی زندگی اور عجمی لباسوں سے ہمیشہ دور رہنا دھوپ میں بیٹھنے اور چلنے کی عادت برقرار رکھنا کہ وہ عربوں کا حمام ہے جفاکشی' سادہ زندگی' صبر و تحمل موٹے جھوٹے پہننے کے عادی رہو گھوڑے پر جست لگا کر بے تکلف بیٹھنے کی مشق رہنی چاہئے اور نشانے درست ہوں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ارموا بنی اسمٰعیل فان اباکم کان رامیاً

"اے اہل عرب تیر اندازی کی مشق رکھو اس لئے کہ تمہارے جد امجد (حضرت اسمٰعیل علیہ السلام) تیر انداز تھے۔"

ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی﴾

"یاد رکھو جس قوت کے تیار رکھنے کی قرآن مجید میں تاکید ہے وہ تیر اندازی ہے' وہ تیر اندازی ہے۔"

تعلیم و تربیت کے ذمہ داروں کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ہر ایسی چیز کا مقابلہ کریں جو مردانگی و شجاعت کی روح کو کمزور کر رہی ہو اور عجز پیدا کرتی ہو' عریاں صحافت گری' فحش اور ملحد ادب کی روک تھام کریں جو نوجوانوں میں نفاق بے حیائی' فسق و

فجور اور شہوت پرستی کی تبلیغ کر رہا ہو ان پیشہ وروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوجی کیمپ میں نہ داخل ہونے دیں' جو نسل اسلامی کے قلب و اخلاق میں فساد برپا کرنا چاہتے اور فسق معصیت اور فحش پسندی کو چند حقیر پیسوں کے لئے خوبصورت اور مزین بنا کر پیش کرتے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی قوم میں مردانگی اور غیرت انسانی کو زوال ہوا' عورتوں نے اپنی نسائیت اور فطرت مادری کے خلاف بغاوت کی اور آزادی و بے حجابی کی راہ اختیار کی' ہر چیز میں مردوں کی مسابقت کی کوشش کی' خانگی زندگی سے نفرت و غفلت بڑھی اور ضبط تولید کی رغبت پیدا ہوئی' اس کا ستارہ اقبال غروب ہوا اور رفتہ رفتہ اس کے نشانات بھی مٹ گئے۔ یونانی رومی اور ایرانی اقوام کا انجام یہی ہوا اور یورپ بھی آج اسی راہ پر گامزن ہے جو اس انجام تک لے جاتی ہے' عالم عربی کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں اس کا انجام بھی ایسا نہ ہو۔

طبقاتی تفاوت اور اسراف کا مقابلہ :

عربوں کو مغربی تہذیب کے اثر سے اور بہت سے دوسرے اسباب کی بنا پر عیش و عشرت' غیر ضروری لوازم زندگی کا شدید اہتمام' اسراف لذت و خواہش اور فخر و آرائش کے لئے فضول خرچی کی عادت پڑ چکی ہے' اس عیش تنعم اور بیدردی کے ساتھ خرچ کے پہلو بہ پہلو فقر و فاقہ اور عریانی بھی موجود ہے' جب ایک شخص بڑے بڑے عرب شہروں پر نظر ڈالتا ہے تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور سر شرم سے جھک جاتا ہے' وہ دیکھتا ہے کہ ایک طرف وہ آدمی ہے جس کو اپنی ضرورت سے زائد غذا لباس کا مصرف نظر نہیں آتا' دوسری طرف اس کی نگاہ ایسے بدوی پر پڑتی ہے جس کو ایک روز کا کھانا اور اور ستر پوشی کے لئے کپڑا بھی نصیب نہیں' جب عرب کے امراء و اصحاب ثروت ہوا سے باتیں کرنے والی موٹروں پر سرگرم سفر ہوتے ہیں' اسی وقت چیتھڑوں کے لپٹے ہوئے جیتوں کی ایک فوج سامنے آتی ہے جن کا لباس تار تار ہوتا ہے جو ایک پیسہ کے لئے ان کی موٹروں کے ساتھ دوڑنے لگتی ہے جب تک عرب ملکوں میں فلک بوس محلوں بہترین کاروں کے ساتھ ساتھ حقیر جھونپڑیاں اور تنگ و تاریک مکانات نظر آئیں گے جب تک فاقہ ایک شہر میں شباب پر ہوگا اس وقت تک کمیونزم کے لئے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ ہنگامے' جھگڑے ہونا لازمی ہیں' کوئی پروپیگنڈہ اور طاقت اسکو روک نہیں سکتی وہاں اگر اسلامی نظام اپنے جمال و اعتدال کے ساتھ قائم نہیں ہوگا تو تعزیر خداوندی کے طور پر اور رد عمل کے طریقہ پر اس کی جگہ ایک ظالم و جابر نظام کا قائم ہونا ضروری ہے۔

تجارت اور مالی نظام میں خود مختاری :

عالم اسلام کی طرح عالم عربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی تجارت' مالیت صنعت و حرفت اور تعلیم میں پوری طور آزاد اور خود کفیل ہوں' وہاں کے رہنے والے انہیں چیزوں کا استعمال کریں جو ان کی زمین کی پیداوار اور ان کی صنعت و محنت کا نتیجہ ہو' زندگی کے ہر شعبہ میں وہ مغرب سے مستغنی ہو' اپنی تمام ضروریات مصنوعات' غذا' لباس' ہتھیار' مشینیں' آلات حرب کسی چیز میں وہ غیر کے دست نگر اور مغرب کے پروردہ احسان اور نمک خوار نہ ہوں۔

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ عالم عربی اگر بعض ناگزیر حالات کی بنا پر مغرب سے جنگ کرنا چاہے تو وہ اس لئے جنگ نہیں کر سکتا کہ وہ اس کا مقروض اور اس کی امداد کا محتاج ہے' جس قلم سے وہ مغرب کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کرتا ہے وہ قلم بھی مغرب ہی کا بنا ہوا ہے اگر وہ مقابلہ کرتا ہے تو میدان جنگ میں اسی گولی کو استعمال کرتا ہے' جو مغرب کے کارخانہ کی تیار شدہ ہے' عالم عربی کے لئے یہ ایک بڑی پریشانی ہے کہ وہ اپنی دولت کے ذخیروں اور قوت کے سرچشموں سے خود فائدہ نہ اٹھا سکے' زندگی کا خون اس کو فائدہ پہنچانے کے جائے اس کی رگوں سے دوسروں کے جسم میں پہنچتا ہو' اس کی فوجوں کی ٹریننگ مغرب کے ایجنٹ اور فوجی افسران کے ہاتھ ہو اور حکومت کے دوسرے شعبے بھی انہیں کے سپرد ہوں۔ عالم عربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ضروریات کا خود کفیل ہو' تجارت و مالیات کی تنظیم' درآمد و برآمد' قومی صنعت' فوج کی ٹریننگ' مشینوں اور آلات حرب کی تیاری پر اس کا مکمل قبضہ ہو' ایسے اشخاص کی تربیت کی جائے' جو حکومت کی ذمہ داریوں کو سنبھال سکیں اور سرکاری فرائض پوری واقفیت فنی مہارت' دیانت اور خیر خواہی کے ساتھ انجام دیں۔

انسانیت کی سعادت کے لئے عربوں کی ذاتی قربانی :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اس وقت ہوئی جبکہ انسانیت کی شقاوت و بدبختی انتہائی حد کو پہنچ چکی تھی' اس وقت انسانیت کی اصلاح کا مسئلہ ان افراد کی دسترس سے باہر تھا جن کی زندگی' ناز و نعمت میں بسر ہو رہی تھی اور جو محنت و مشقت کے برداشت کرنے اور مالی و

جانی نقصانات کو جھیلنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور جن کے لئے ہمہ وقت عیش و نشاط کا سامان موجود تھا اس وقت انسانیت کو ایسے افراد درکار تھے جو انسانیت کی خدمت میں اپنے مستقبل کو قربان کر سکتے تھے اور منافع سے دستبردار ہو کر اپنے جان و مال و عیش و آرام اور اپنے تمام دنیاوی مفاد کو خطرات و مشکلات کے مقابلہ میں پیش کر سکتے تھے' ان کو اپنے پیشہ و تجارت کی کساد بازاری اور کسی طرح کے مالی نقصان و خطرات کی پروا نہ تھی جن کو اپنے آباؤ اجداد اپنے دوستوں اور قرابت داروں کی قائم کی ہوئی امیدوں پر پانی پھیر دینے میں تامل نہ تھا' صالح علیہ السلام کی قوم نے جو کچھ ان سے کہا تھا وہی ان تعلق والوں کی زباں پر بھی جاری ہو جاتا:

﴿قالوا یا صالح قد کنت فینا
مرجوا قبل هذا﴾

"اے صالح! تم سے تو ہماری بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔"

جب تک دنیا میں ایسے مجاہد تیار نہ ہوں اس وقت تک انسانیت کا بقا' استحکام اور کسی اہم دعوت کا کامیاب ہونا ناممکن ہے' یہ کردار رکھنے والی گنتی کے چند افراد جو دنیا کی اصلاح میں محروم اور کوتاہ قسمت سمجھے جاتے ہیں' انہیں کی بلند ہمتی اور جذبہ قربانی پر انسانیت کی فلاح و کامرانی اور عیش و شادمانی کا دارومدار ہے۔ وہ چند افراد جو اپنی جاں کو مصائب میں ڈال کر ہزاروں بندگان خدا کے ابدی مصائب سے بچنے کا سبب بنتے ہیں اور دنیا کے ایک بڑے گروہ کو شر سے خیر کی طرف لاتے ہیں' اگر چند افراد کی محرومی و ہلاکت ایک پوری' ملت کے لئے خوشحالی اور سرفرازی کا باعث ہو اور اگر کچھ مال و زر اور تجارت و حرفت کے نقصان اور گھاٹے سے بیشمار اور لاتعداد انسانوں کے لئے دینی و دنیوی فلاح کا دروازہ کھلتا ہو تو یہ سودا ہر طرح سستا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو... جانتا تھا کہ روم و فارس اور دنیا کی متمدن قوموں کے ہاتھ میں اس وقت عالم کی باگ ڈور ہے ہرگز اپنے عیش و نشاط کو نہیں چھوڑ سکتیں وہ اپنی ناز پروردہ زندگی کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتیں' وہ بے یار و مددگار انسانیت کی خدمت اور دعوت و جہاد کے لئے مصائب و آلام کے برداشت کرنے کی قوت نہیں رکھتیں۔ ان کے اندر اتنی استطاعت ہرگز نہیں کہ اپنی پرتکلف زندگی اور زیب و زینت کا ایک معمولی سا جزو بھی قربان کریں۔ ان میں ایسے لوگ بالکل مفقود تھے جو اپنی خواہشات پر قابو رکھتے ہوں' اپنی حرص و طمع کو روک سکیں اور جو تمدن کے لوازم اور فیشن کی پابندی سے بے نیاز ہو کر واجبی گزران پر اکتفا کر سکیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے پیغام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لئے ایسی قوم کا انتخاب فرمایا جو دعوت و جہاد کے بوجھ کو اٹھا سکتی تھی اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے بھرپور تھی یہ وہی عربی قوم تھی جو طاقتور' سادہ منش اور جفاکش تھی' جس پر مصنوعی تمدن کا کوئی وار کارگر نہ ہوا اور دنیا کی رنگینیوں کا کوئی جادو نہ چل سکا' یہی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جو دل کے غنی' علم سے بھرپور اور تکلفات سے کوسوں دور تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم الشان دعوت کو ہر اس چیز پر ترجیح دی جو آپ کے لئے رکاوٹ کا سبب بن سکتی تھی' آپ خواہشات سے بالکل کنارہ کش تھے دنیا کی دلفریبیوں کا آپ ﷺ پر کوئی جادو نہ چل سکا یہی وہ چیز تھی جو دنیا کے لئے اسوہ حسنہ اور رہنمائی بنی۔

جب قریش کے وفد نے آپ سے اس سلسلہ میں گفتگو کی اور آپ کے لئے وہ تمام چیزیں پیش کیں جو ایک نوجوان کے دل کو فریفتہ اور نفسیات رکھنے والے انسان کو خوش کر سکتی تھی' مثلاً حکومت و ریاست' عیش و عشرت' دولت و ثروت' تو آپ نے ان تمام چیزوں کو بے تامل ٹھکرا دیا' اسی طرح جب آپ کے چچا نے گفتگو کی اور چاہا کہ آپ کو اس دعوت کے پھیلانے اور اس میں حصہ لینے سے روک دیں تو آپ ﷺ نے صاف صاف فرمایا کہ "اے چچا! خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور میرے بائیں ہاتھ میں چاند لا کر رکھ دیں تب بھی میں اس کام سے باز نہیں آ سکتا اور اس وقت تک کوشش کرتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ اس دعوت کو غالب نہ کر دے یا میں خود اس سلسلہ میں کام نہ آ جاؤں۔" یہی جدوجہد اور قربانی دنیا کی نفع اندوز ذہنیت سے بے تعلقی اور پرمسرت زندگی کے مقابلہ میں تکلیف و مشقت کی زندگی کی ترجیح اہل دعوت کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک نمونہ اور اسوہ بن گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں اپنے اوپر تمام عیش و آرام' راحت و آسائش کے دروازے بند کر لئے اور خود اپنے ہی اوپر نہیں بلکہ اپنے پورے خاندان اہل بیت اور تمام عزیزوں کو بھی عیش و عشرت کے مواقع سے مستفید ہونے کا موقع نہیں دیا' وہی لوگ جو آپ سے زیادہ قریب و عزیز تھے زندگی کے عیش و راحت میں انہیں کا حصہ سب سے کم تھا اور جہاد و قربانی میں وہ سب سے آگے رکھے گئے تھے' جب آپ کسی چیز کی حرمت کا ارادہ کرتے تو اس کی ابتدا اپنے قبیلہ اور اپنے ہی لوگوں سے کرتے اور جب کسی حق کی باری آتی یا کوئی نفع پہنچانا ہوتا تو دور کے لوگوں سے شروع کرتے اور بسا اوقات آپ کے قرابت دار اور

باقی صفحہ ۲۰ پر

پروفیسر اصغر مجاہد مہر

سندھ میں اسلام کی مبارک آمد کے اسباب

یہ لاریب حقیقت ہے کہ اسلام ایک ابدی اور عالمگیر دین ہے جو قیامت تک پورے عالم انسانیت کی رہبری و رہنمائی اور صراط مستقیم پر چلانے کی اپنے اندر بے پناہ صلاحیت و صداقت رکھتا ہے۔ اسلام کے اصول و عقائد اور اس کے قوانین اور اس کا دینی دستور دائمی و ابدی ہے۔ اس میں ایسی روحانی طاقت و قوت اور کشش پنہاں ہے کہ ہر دور میں ہر باطل و فاسد نظریات اور افکارات کو چیلنج کر سکتا ہے۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ جب کوئی جماعت یا شخصیت یا کسی باطل آشنا قوم اور بے خدا باطل نظریہ ان کا مد مقابل ہوا ہے تو اسے زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں ہزیمت اٹھانی پڑی اور انہیں ہر طرح ناکامی و نامرادی نصیب ہوئی۔ اسلام کی یہ آفاقیت ابدیت اور عالمگیری حیثیت اور اس کی شان و شوکت اور ان کی عظمت و حشمت کو قائم و دائم رکھنے اور اس کی ترقی و ترویج کی خاطر اسلام کے عظیم مجاہدین نے ہمیشہ سر پر کفن باندھ کر اپنے پیارے وطن، اپنی آل و اولاد، اعزہ و اقربا کو چھوڑ کر اپنا دھن و من اور تن قربان کر کے ایسے کارنامہ سرانجام دیئے ہیں کہ آج تک دنیا کی تاریخ ایسی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ان عظیم مجاہدوں، غازیوں اور سپہ سالاروں میں حضرت غازی محمد بن قاسمؒ بھی ایک ہیں جنہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی تائید، توفیق اور توحید و تقویٰ کی برکت اور رحمت سے اپنے ذاتی حسن کردار و عمل اور اخلاق سے اسلام کو سربلند کرنے کے لئے برصغیر جنوبی ایشیا میں دین حق کو پھیلایا کہ پورا برصغیر جنوبی ایشیا اس دائمی دین و دستور کے آفتاب و مہتاب سے منور ہو گیا۔ اور یہاں پر اسلام اور مسلمانوں کی اجتماعیت اور حاکمیت قائم ہو گئی۔ کفر و شرک کی کمر ٹوٹ گئی شرک و کفر میں غرق شودروں کو عبرت ناک شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ ان کے شیطانی و شودری اور نمرودی نظام کا خاتمہ ہوا۔ اسلام کا عادلانہ، حکیمانہ تعلیمی، تمدنی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی نظام کا نفاذ ہوا۔ جس کی برکت کی بدولت سندھ کے انتہائی ظالم و جابر اور کافر حکمران راجہ داہر کی دھونس اور دھاندلی سے سندھ کے پسماندہ، درماندہ، بے کس اور بے بس عوام کو نجات مل گئی۔ اسلام اپنے عظیم عقیدے و عمل سے انہیں اپنے آغوش میں لے لیا، مجاہدین اسلام اور حضرت غازی محمد بن قاسمؒ نے محبت و اخوت اور پیار بھرے جذبات و خیالات سے انہیں اپنے سینوں سے لگا لیا انہوں نے اسلام کے عدل و انصاف، امن و آشتی اور سلامتی کے سائے میں رہ کر سکھ کا سانس لیا۔ اہل سندھ نے جب اسلام کی برکات و انعامات اور ان کے بے پناہ احسانات کا عملی مشاہدہ کیا اور مجاہدین اسلام اور غازی محمد بن قاسم کا مربیانہ، مشفقانہ، مساویانہ، منصفانہ اور برادرانہ برتاؤ دیکھا تو وہ اسلام کے گرویدہ ہو گئے اور انہیں کامل یقین ہو گیا کہ اسلام واقعی اللہ تعالیٰ کا سچا اور صحیح دین حکمت عدل و قسط ہے تو وہ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اسلام کی محبت و عقیدت ان کے دل و دماغوں میں گھر کر گئی۔ جنہوں دماغوں میں گھر کر گئی۔ جنہوں نے مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہو کر کفر و شرک کے قلعوں کو مسمار کرنے کا عہد کیا۔ وہ جب اسلام کی حقیقی پاکیزہ روحانی و ربانی اور قرآنی تعلیمات، سنت و سیرت محمدی ﷺ سے متعارف، متاثر اور مانوس ہوئے تو ان پر کفر و شرک کی شامت و ظلمت کے سبب سیاہ بادل چھٹ گئے۔ ان پر جب اسلام کا لازوال سورج طلوع ہوا تو ان کی سب تاریک راہیں روشن ہو گئیں اور وہ بے دین، بے خدا اور بت پرست، بدمست اور انتہائی ظالم راجہ داہر کی حکمرانی سے سخت بے زار ہو گئے۔ غازی محمد بن قاسمؒ نے سندھ کے لوگوں کے سامنے بڑے اخلاق، اخلاص اور سچے اور صاف ستھرے کردار سے اسلام پیش کیا۔ انہوں نے جہاں کہیں جا بجا والہانہ عقیدت و محبت اور احترام سے نہ صرف قبول کیا بلکہ سچی نیت کے ساتھ بڑی خوشی سے بڑھ چڑھ کر ان کی آمد پر ان کا استقبال کیا۔ اسلام کی لطف و مہربانیوں سے جب پوری طرح سے لطف اندوز ہوئے تو وہ اسلام کے پرچم کو سربلند رکھنے کی خاطر مجاہدین اسلام کے ساتھ شامل ہو کر اپنے ہم وطن لوگوں کے ساتھ جہاد کے لئے ہتھیار اٹھا لئے اور راجہ داہر کی بے خدا بربریت سے بغاوت اور عداوت کا کھلم کھلا اعلان و اظہار کیا اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے میدان کارزار میں کود پڑے۔ حقیقت میں اسلام کو سندھ میں پھیلانے میں اہل سندھ کا بڑا ہاتھ تھا۔

۱...... اسلام کی مبارک آمد کے اسباب اور محرکات:

سندھ بر صغیر کا وہ سرسبز اور خوش قسمت خطہ سرزمین ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے باب الاسلام کا لاثانی شرف عطا کیا۔ یہ سو فیصد حقیقت ہے کہ اسلام کے مجاہدین' مبلغین' مجتہدین' محدثین' تاجرین اور مومنین جہاں بھی جاتے اور قدم رکھتے تھے تو وہ اپنی ایمانداری' دیانتداری اور کامل دینداری سے غیر مذہبوں اور غیر مسلموں کو اپنے اخلاق اور سچے کردار و عمل سے ضرور متاثر کرتے جاتے تھے جس وجہ سے مقامی عام لوگ اور حکام تک بھی اسلام کی طرف راغب ہو گئے۔ حضرت ولید بن عبدالملک کے مبارک دور خلافت میں اسلامی سلطنت و حکومت 'ایشیا' افریقہ' یورپ تک پھیل چکی تھی۔ اس وقت دنیا میں یہ واحد مسلمان سپر پاور سلطنت تھی۔ جس کی دربار خلافت دمشق میں ہر ملک کے حکمران تحفے و تحائف اور اپنے سفر بھیجتے تھے۔ جب حجاج بن یوسف نے بصرے کے گورنر کے حیثیت میں چارج لیا تو ہندوستان کے کئی راجوں سے اپنے تجارتی تعلقات قائم کرلئے۔ خصوصی طور پر بن پہلی ہجری میں مسلمانوں نے سراندیپ میں اپنی تجارتی منڈی قائم کرلی تھی۔

۲...... سندھ کے ساحل اور دیبل بندر پر مسلمان مسافروں کے لوٹنے کا افسوس ناک اور المناک سانحہ:

حضرت ولید بن ملک کی خلافت میں کچھ مسلمان تاجر سراندیپ میں وفات پاگئے تھے جن بیوی بچوں کو سیلون والوں نے آٹھ جہازوں پر بٹھا کر اور ان کا قیمتی سازو سامان لاد کر اور خلیفہ اسلام کی خدمت میں تحفہ و تحائف رکھ کر سب جہازوں کو بصرے کی طرف روانہ کردیا گیا لیکن باد مخالف اور طوفان کی وجہ سے ان جہازوں اور بد قسمت مسلمان بال بچوں کو مجبوراً دیبل کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہونا پڑا۔ جب یہ جہاز دیبل کی بندرگاہ پر پہنچے تو سندھ کے سفاک اور ظالم بحری قزاقوں نے جہازوں کو نہ صرف لوٹ لیا بلکہ مسلمان بال بچوں کو بھی قید کرلیا۔ اس افسوس ناک انوکھی ظالمانہ اور سفاکانہ واردات پر جب حجاج بن یوسف گورنر بصرہ کو معلومات دی گئی تو انہوں نے سندھ کے راجہ داہر کو سفارتی کوششوں میں سے ایک کوشش کی اور خط لکھا کہ مسلمانوں کا لوٹا ہوا مال اور مسلمان بیوی بچے رہا کردیئے جائیں اور سلامتی کے ساتھ واپس بھیج دیئے جائیں۔ یہ مسلم فرمانروا کی ایک پرامن پالیسی تھی جنہوں نے جائز اور قانونی طریقے سے مطالبہ کیا جو مسلمہ اصولوں کے مطابق تھا۔ لیکن سندھ کے سفاک' بے رحم اور ظالم راجہ داہر نے بغیر غور کئے غرور میں الٹا جواب بھیجا کہ سندھ کے ساحل اور دیبل بندر پر جن قزاقوں نے لوٹ مار کی ہے ان سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ان قزاقوں پر میرا بس چلتا ہے یہ جواب ملتے ہی حجاج بن یوسف سخت مشتعل اور مضطرب ہوگیا۔ انہوں فوری طور پر خلیفہ اسلام سے سندھ پر لشکر کشی کی اجازت طلب کی۔

۳...... سندھ کے ساحلی علاقوں کے بحری قزاق:

سندھ کے یہ بحری قزاق اسلام آنے سے پہلے بھی یہ کفریہ کاروبار کرتے تھے جن کی معاش کا دارو مدار اس لوٹ مار پر تھا۔ راجہ داہر مکمل کھلا ان کا سرپرست اور حمایتی تھا بحری قزاقوں کی مکران کے کنارے' دیبل اور سومنا تھ اور گجرات میں ان کے محفوظ اور مضبوط پناہ گاہیں تھیں۔ جنہوں نے لوٹ مار اور مار دھاڑ کی بہت بڑے پیمانے پر دہشت پھیلا رکھی تھی۔ یہاں تک کہ اشور کی رانی سیمیر اس اور سکندر اعظم کو بھی مکران کے کنارے سے گزرتے ہوئے۔ ان بحری قزاقوں نے بہت ہراساں کیا تھا' یہ ایرانی بار سے لے کر ملبار تک جہاز رانی کرتے تھے اور ساتھ اپنے راجاؤں کی ایما اور اجازت سے لوٹ مار کا کاروبار بھی جاری رکھے ہوئے تھے۔ سندھ' گجرات اور کوکن کے راجاؤں کے بحری بیڑوں پر یہ نوکری بھی کرتے تھے۔ جن پر سندھ اور گجرات کے راجاؤں نے ان قزاقوں کی کارروائیوں اور غیر قانونی حرکتوں پر کسی قسم کی کوئی قید و قدغن لگا رکھی تھی۔ وہ آزادانہ ماحول میں وارداتیں کرتے تھے' اسی وجہ سے وہ اپنے آپ کو بھی بڑا بہادر بحری قزاق کہلانے میں فخر محسوس کرتے تھے جن کا بحر ہند کے کئی ساحلی علاقوں پر مکمل طور پر قبضہ تھا' اسی وجہ سے انہوں نے مسلمانوں کے مال و متاع اور ان کے بیوی بال بچے قید میں رکھ کر سب سے بڑی سپر پاور اسلامی سلطنت و حکومت کو چیلنج کرنے میں کوئی خوف و خطرہ محسوس نہیں کیا' وہ یہ غیر قانونی کاروبار اور کارروائیں بلاخوف و خطر جاری رکھے ہوئے تھے آخر کار اسلام کی برکت اور مبارک آمد سے ان کی کفریہ کارستانیوں کا خاتمہ ہوگیا۔

۴...... حجاج بن یوسف کا عظیم کارنامہ اور کردار:

اسلامی سلطنت و حکومت کی حدود سندھ کی سرحد تک وسیع ہو چکی تھی' کابل' قندھار'

سیستان' جھالاوان اور مکران تک اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا۔ حالانکہ اسلامی حکومت کو ہرگز ہرگز ہوس ملک گیری کی نیت اور لالچ نہ تھی اور نہ ہی ان کا کوئی ارادہ یا عزم تھا کہ سندھ پر قبضہ کیا جائے کیونکہ اگر یہ بات پیش نظر ہوتی تو حجاج بن یوسف جیسے مشاق اور سخت گیر گورنر کبھی بھی مسلمہ اصولوں کے تحت مسلمانوں کا لوٹا ہوا مال اور بیوی بال بچوں کی بازیابی کے لئے سفارتی کوشش نہ کرتے مگر انہوں نے بین الاقوامی مسلمہ اصولوں کے تحت راجہ داہر کو لکھا تھا مگر راجہ داہر کی ظالمانہ روش اور ہٹ دھرمی اور بحری قزاقوں کی سفاکانہ کارروائیوں نے انہیں انتہائی اقدام پر مجبور کر دیا کہ سندھ پر لشکر کشی کی جائے اور ان ظالم و جابر راجہ داہر اور ان کے بحری قزاقوں کو سبق سکھایا جائے تاکہ آئندہ کبھی بھی یہ گھناؤنہ کاروبار کرنے کی جرأت و جسارت نہ کریں تاکہ یہ ان کا کفریہ کاروبار ختم ہو جائے۔ ان ساری وارداتوں اور مسلمانوں کے خلاف کارروائیوں اور بحری قزاقوں کی قہری و جبری کفریہ اور ظالمانہ کارستانیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے حجاج بن یوسف نے اس وقت کے خلیفہ اسلام حضرت ولید سے درخواست کر کے اجازت اور حمایت حاصل کی جو بڑے دبدبہ کا مسلمانوں کا خلیفہ و بادشاہ تھا۔ جس کے دور حکومت میں ام البلاد دمشق' عظیم الشان اسلامی سلطنت و حکومت کا دارالخلافہ تھا جو بہت بڑا تجارتی' تہذیبی اور صنعت و حرفت کے لحاظ سے دنیا کا بڑا مرکز تھا۔ جسے قیصر جوسٹنین اس شہر کو مشرق کے آفتاب کا خطاب دے رکھا تھا۔ اس عظیم الشان اسلامی سلطنت کے آگے دولت و دنیا کے ساتھ فوجی لحاظ سے سندھ کی چھوٹی سی حکومت جو ان کے لئے ایک صوبے سے کم حیثیت رکھتی تھی۔ محمد بن ہارون بلوچ نامی ایک نہایت تجربہ کار اور آزمودہ کار سیاستدان تھا۔ انہوں نے جو تاجر سندھ میں غلاموں کا کاروبار کرتے تھے ان کے ذریعے سے سندھ کے ساحلی اور اندرونی حالات اور لوگوں کے خیالات معلوم کرنے لگا جو نیرون کوٹ اروڑ نزد سکھر اور دمشق کے سیاسی طور پر سخت کشیدہ تعلقات سے باخوبی باخبر تھا۔ انہیں یقین تھا کہ سندھ کی برہمن حکومت ہر صورت میں اسلامی سلطنت و حکومت کی طاقت سے ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی وجہ سے یہاں کے مقامی سینہ حاکم بھنڈر کرنے تو پہلے ہی حجاج بن یوسف کو سندھ پر لشکر کشی کی دعوت دے رکھی تھی اس دعوت کے بعد حجاج بن یوسف نے اپنے ایک جرنیل بدیل جمالی کو چار ہزار لشکر کے ساتھ دیبل کی طرف روانہ کر دیا' مگر بدیل جمالی راجہ داہر کے بیٹے جیسنہ سے لڑتے لڑتے شہادت سے ہمکنار ہو گئے۔ سندھ پر لشکر کشی کے لئے حجاج بن یوسف نے خلیفہ اسلام سے خط و کتابت جاری رکھی اور بدیل جمالی جیسے جری جرنیل کی شکست و شہادت کی خبر جب ایوان سلطنت دمشق میں پہنچی تو خلیفہ اسلام نے حجاج کو سندھ پر ناقابل شکست مہم روانہ کرنے کے لئے حکم و ہدایت دے دی جبکہ پہلے تو خلیفہ وقت جنگی اخراجات کی اجازت سے احتراز کرتے رہے تھے۔ مگر اب حجاج بن یوسف نے سارے خرچ و اخراجات کا ذمہ خود لے لیا۔

۵...... عماد الدین حضرت غازی محمد بن قاسمؒ کی سندھ پر لشکر کشی کرنے کا انتخاب:

حضرت غازی محمد بن قاسمؒ ثقفی خاندان کے چشم و چراغ تھے ان کے والد قاسم بن محمد اموی شاہی خاندان کے قریبی ممتاز مشیر خاص تھے' محمد بن قاسمؒ ابھی صغیر ہی تھے تو اس کے والد وفات کر گئے وہ اپنی نیک اور صالح جہاندیدہ والدہ کے زیر سایہ تعلیم و تربیت حاصل کی۔ پانچ سال کی چھوٹی عمر میں ان کی ذہانت و فطانت مشہور ہو گئی تھی۔ خاندان کے پاس ان کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کے وسائل نہیں تھے اس لئے وہ اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل نہ کر سکے۔ غربت و مسکنت کی وجہ سے وہ فوج میں داخل ہو گئے۔ ایک سپاہی کی حیثیت سے انہوں نے اسلامی فوج میں اپنی خداداد صلاحیت' اہلیت اور لیاقت کی وجہ سے ممتاز عہدے پر جا پہنچے انہوں نے اعلیٰ جرنیلوں کی سرکردگی میں عسکری تربیت حاصل کی تھی دیکھتے ہی دیکھتے چھوٹی سی عمر میں عظیم عہدے پر فائز ہو گئے۔ ولید بن عبدالملک جب فوجی چھاؤنیوں کا معائنہ کرنے آتے تھے تب وہ غازی محمد بن قاسمؒ کو اپنے پاس بلا کر اہم فوجی و سیاسی معاملات و امور پر ان سے محبت و شفقت سے مشورہ کرتے وہ تقریباً ۱۴ برس کی عمر میں ترقی کی اعلیٰ منزل پر جا پہنچے یہ خوبصورت اور خوب سیرت نوجوان جن کی آنکھیں بڑی' پیشانی کشادہ' بازو گول گلابی رنگ' ہیبت ناک آواز اور بدنی ساخت ایک صحت مند نوجوان کی مانند تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو دل و جگر عطا فرمایا تھا وہ فولاد کی طرح مضبوط و مستحکم' بلند خیالوں' پر عزم ارادوں کے مالک اور بردباری اور بہادری میں اس وقت ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ ان میں اس وقت ان کی پرعزم اور حوصلہ افزا باتوں سے ان کی اہلیت و لیاقت کے جوہر چمکتے تھے۔ حالانکہ وہ عسکری طور پر ایک تربیت یافتہ سپاہی تھے' انہوں نے کہیں کسی بڑے مدرسہ میں کوئی خصوصی دینی و دنیوی تعلیم بھی حاصل نہیں کی تھی مگر ان کے اخلاق و کردار نے انہیں بہت بلند مقام پر فائز

کرادیا۔ ذاتی طور پر وہ حلیم الطبع، نہایت خلیق، ملنسار، شیریں زبان اور چھوٹے بڑے پر مہربان، ہر ایک کے ساتھ منکسر المزاجی سے پیش آنے والے اور بڑی عمر کے فوجی عملدار جو ان کی ماتحت اور مطیع تھے ان سے بڑوں کی طرح عزت و محبت اور خوبیوں اور خاصیتوں کی وجہ سے عوام اور خواص میں بہت بڑے مقبول اور ہر دل عزیز بن چکے تھے۔

حضرت غازی محمد بن قاسمؒ نے ابرس کی عمر میں فارس کی تخت گاہ شیراز کے گورنر مقرر ہوئے انتہائی احتیاط، ز جنگی، عدل و انصاف سے حکومت کا کاروبار چلانے لگے، وہ اسلام سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے، اس کے لئے ہر وقت اپنی جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے ان کی تنخواہ میں جب کچھ بچ جاتا تو وہ روپیہ پیسہ اسلام کی تبلیغ پر خرچ کر دیتے تھے۔ فرصت کے وقت میں وہ عوام کے سامنے ایک مبلغ کی حیثیت میں تقریر کرتے تھے جسے عوام بہت شوق سے شیدائی ہو کر سنتے تھے ان کے ایمانی اخلاص، بھلے اعمال، صاف ستھرے کردار اور ان کی مخلصانہ محنت اور جدوجہد کو دیکھ کر بڑے بڑے علمأ کرام اور مشائخ عظام اور مجتہد ان کی تعریف کرتے تھے۔

۶......حضرت غازی محمد بن قاسمؒ کی سندھ کی طرف روانگی:

خلیفہ اسلام حضرت ولید بن عبدالملک کی خصوصی اجازت سے حجاج بن یوسف اپنے داماد اور بھتیجے حضرت غازی محمد بن قاسمؒ کو فارس سے طلب کر کے اور انہیں ضروری ہدایات و احکامات دے کر اموی خاندان اور بادشاہت کے قابل اعتماد اور وفادار سپاہیوں میں سے منتخب چھ ہزار شاہی سوار فوج کے جانباز سپاہی شیراز کے راستے روانہ کئے گئے اس فوجی اہم دستے پر حجاج بن یوسف کو پورا بھروسہ تھا محمد بن قاسمؒ شیراز پہنچنے کے بعد مزید فوج کی آمد کے انتظار میں تھے اس دوران دوسرے عراقی دستے جس کی قیادت جزیہ بن نصیرہ کر رہے تھے، وہ محمد بن قاسمؒ سے آملا اب اسلامی لشکر کی کل تعداد ۱۲ ہزار تھی، جس کے ساتھ باربرداری کے تین ہزار اونٹ بھی تھے۔

دیبل کی فتح:

دیبل کی فتح سے دین اسلام کے لئے برصغیر ایشیا میں داخل ہونے کے تمام بند دروازے کھل گئے، دیبل سندھ کی سب سے بڑی بندرگاہ اور بڑا تجارتی مرکز بھی تھا اس پر مسلسل ایک ہفتہ تک حملہ ہوتا رہا، لیکن دیبل کا قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا۔ ہندوؤں کا یہ اعتقاد اور ایمان تھا کہ جب تک مت خانہ پر جھنڈا موجود ہے اس وقت تک یہ قلعہ فتح نہیں ہو سکتا، جب غازی محمد بن قاسمؒ پر ان کی اوہام پرستی اور بد اعتقادی معلوم ہوئی تو فوراً اس جھنڈے کو منجنیق سے سنگ باری کرا کے گرانے کا حکم دیا، منجنیق کے پہلے ہی وار سے جھنڈا گر گیا، جھنڈے کے گرتے ہی ہندوؤں کے پنڈتوں میں کھلبلی مچ گئی اور وہ ذہنی اور نفسیاتی طور پر شکست خوردہ ہو گئے اور مزید مزاحمت ترک کر دی، یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا، جسنہ رات کے اندھیرے میں چار ہزار لشکر لے کر قلعے سے فرار ہو گیا، مسلمانوں نے بڑی آسانی سے دیبل کا قلعہ فتح کر لیا، دیبل کی فتح سے مسلمان مجاہدین کے حوصلے بلند ہو گئے، ساتھ ہی دیبل بندرگاہ اور قلعے کی فتح سے مسلمانوں کو اپنے یرغمال بال بچے اور لوٹا ہوا مال اور تمام مسلمان جنگی قیدی جو جرنیل بذیل جمالی کے ساتھ جہاد میں شریک تھے رہا ہو گئے۔ انہوں نے اپنے قید کے داروغے پنڈت کی بہت تعریف کی جنہوں نے مسلمان قیدیوں کے ساتھ ہمیشہ نرمی برتی اور نیک سلوک روا رکھا اور انہیں قید و بند میں سہولتیں فراہم کیں۔ حضرت غازی محمد بن قاسمؒ جو فطری طور پر ایک نیک اطوار اور نیک نہاد تھے انہوں نے ہندو پنڈتوں کے ساتھ انتہائی مشفقانہ اور ہمدردانہ سلوک کیا اور انہیں عزت و احترام کے ساتھ رکھا ان پنڈتوں میں سب سے بڑا پنڈت مسلمان ہو گیا۔ مسلم مجاہدین کے اخلاق و کردار سے بہت متاثر ہوا ان کی عبادت و دعوت تبلیغ اور آپس میں محبت و اخوت کے جذبات ان کے دل میں رچ بس گئے۔ انہوں نے مجاہدین اسلام کو بڑا با اخلاق، با ادب، با وفا، با کردار اور اپنے وعدے کے ساتھ سچا پایا، ان کے اقوال اور اعمال میں کوئی تضاد دیکھا نہ ان کی آپس میں تفریق دیکھی وہ جماعت ایسی جماعت کہ جیسی سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو۔ پنڈت نے ان سب اعمال و افعال کو اچھی طرح دیکھ کر اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا غازی محمد بن قاسمؒ انہیں فوری طور پر دیبل کا امیر مقرر کر دیا اور وہاں مسلمانوں کے لئے مت خانے سے کچھ فاصلے پر مسجد تعمیر کرائی لیکن مسلمانوں نے مت خانے کی عمارت اور ہندوؤں کی مقدس چیزوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کی وہ بدستور موجود رہیں۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کی ایسی بے پناہ رواداری اور وضعداری سے بہت خوش ہوئے کیونکہ فاتح لوگوں نے مفتوحوں پر کسی قسم کا ظلم و ستم نہیں کیا بلکہ احسانات اور انعامات سے نوازا اور انہیں امن و سکون سے رہنے اور ٹھہرنے کی کھلی آزادی دی اور انہیں انصاف و عدل کے اسلامی اصولوں اور تقاضوں کے مطابق سلوک روا رکھا۔

غازی محمد بن قاسمؒ مجاہدین اسلام کو

آگے کی طرف پیش قدمی کرنے کا حکم دیا تو پہلے مرحلے میں نیرون کوٹ کی طرف پیش قدمی کی وہاں ان کی اتنی مزاحمت نہ کی گئی' یہ قلعہ بغیر کسی لڑائی سے فتح ہو گیا۔ آخر وہ سون کو فتح کرنے کے لئے آگے بڑھے راستے میں لوگ ان کے استقبال کے لئے منتظر کھڑے تھے' سندھ کے لوگ جو راجہ داہر کے طرز حکمرانی سے نالاں اور ان کے ظلم و ستم کے ستائے ہوئے تھے' انہوں نے غازی محمد قاسمؒ اور مجاہدین سے تعاون کیا اور ان کی مدد کی اور انہیں حملہ کرنے کے لئے لشکر اسلام کی ہر طرح سے رہنمائی کی اور ان کی فوج میں شامل ہو کر راجہ داہر کے خلاف بر سر پیکار ہوئے۔ غازی محمد بن قاسمؒ اور مجاہدین کا آخری معرکہ راجہ داہر کی افواج سے ہوا جس میں خود راجہ داہر بھی شریک تھے وہ لاکھوں کی افواج اور ہزاروں ہاتھیوں کے ساتھ میدان میں اترے یہ لڑائی بڑی خونریز تھی کئی دفعہ تو مسلمانوں کے قدم اکھڑتے ہوئے محسوس ہوئے' لیکن مسلمانوں کے جوش و جذبہ اور اللہ تعالیٰ کی تائید اور توکل ہمیشہ ان کے ساتھ رہی ورنہ یہ بڑا معرکہ سر کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا کیونکہ راجہ داہر کے پاس بے پناہ قوت اور تجربہ کار فوج اور انہیں مختلف راجوں کی مدد اور اپنا علاقہ تھا اور انہیں اپنی فتح کا یقین کامل تھا اس لئے ان میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں تھی' لیکن اللہ تعالیٰ جو احکم الحاکمین جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے جس پر جنگ اور جہاد صرف اسلام کی سربلندی اور سرفرازی کے لئے لڑی جا رہی تھی۔ آخر کار اتنی بڑی قوت و تائید ایزدی سے مسلمانوں کی مختصر سی فوج سے ٹڈی دل لشکر شکست فاش سے دوچار ہو گیا اور خود راجہ داہر اسی جنگ اور جہاد میں مارا گیا اور ان کے باقی ماندہ فوجیوں نے راجہ داہر کی موت اور قتل کا سن کر راہ فرار اختیار کی۔

مسلمانوں نے حضرت غازی محمد بن قاسمؒ کی قیادت میں سندھ کی راجدھانی اروڑ نزد (سکھر سندھ) کی طرف بڑھے ایک مہینے کی مسلسل کوششوں کے بعد اروڑ فتح ہوا تو مکمل طور پر سندھ کی راجدھانی پر مسلمان مجاہدین کا قبضہ ہو گیا۔ اروڑ کو برصغیر کا پہلا مسلم دارالخلافہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا رمضان المبارک کی سن ۱۰ عیسوی کے مطابق جون کا مہینہ تھا غازی محمد بن قاسمؒ نے وہاں اپنے قیام پر ایک مسجد تعمیر کرائی' جس مسجد مقدس کے آثار اب بھی موجود ہیں تنظیم فکر و نظر سندھ کی کوششوں سے اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک قومی کمیٹی برائے تعمیر نو مسجد بن قاسم اروڑ قائم کی گئی' جس کے صدر موجودہ وفاقی وزیر مذہبی امور جناب راجہ محمد ظفر الحق صاحب ہیں اور جنرل سیکریٹری پروفیسر اسد اللہ بھٹو اور اہم ممبران میں سردار مہتاب احمد خان عباسی' وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد جناب الطاف حسین قریشی' مدیر اعلیٰ اردو ڈائجسٹ پروفیسر پریشان خٹک' سابق سینیٹر سید فصیح اقبال' ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ' پروفیسر عبدالخالق بلوچ اور (راقم) پروفیسر اصغر مجاہد مہر بھی شامل ہیں یاد رہے کہ مسجد محمد بن قاسمؒ کی زیارت کا شرف مرحوم صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خان نے بھی حاصل کیا تھا۔

O

بقیہ: ایمان عالم عربی کی طاقت

قبیلہ والے اس سے محروم ہی رہ جاتے۔ آپ نے جب سودی کاروبار ختم کرنے کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کے کاروبار کو مٹایا اور ان کے تمام سودی منافع کو ختم کر دیا' اسی طرح جاہلیت کے انتقامات و مطالبات کو باطل کرنے اٹھے تو ربیعہ بن حارث ابن عبدالمطلب کے خون کو پہلے باطل کیا' اور جب آپ نے زکوٰۃ کا قانون جاری فرمایا (جو درحقیقت ایک بہت بڑی مالی منفعت ہے اور تاقیامت باقی رہنے والی چیز ہے) تو آپ ﷺ نے اپنے قبیلہ بنی ہاشم کے لئے اس کو قیامت تک کے لئے حرام کر دیا۔

فتح مکہ کے دن جب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آپ سے بنی ہاشم کے لئے سقایت زمزم کے ساتھ خانہ کعبہ کی کلید برداری کا مطالبہ کیا تو آپ نے شدت سے انکار فرمایا اور عثمان بن طلحہؓ کو بلا کر خانہ کعبہ کی کنجی ان کے سامنے رکھ دی اور فرمایا کہ "اے عثمان! دیکھو یہ تمہاری کنجی ہے تم اس کو لے لو' آج احسان اور وفا کا دن ہے اور اب یہ تمہارے خاندان میں ہمیشہ رہے گی کوئی اس کو تم سے نہیں لے سکتا' الا یہ کہ کوئی ظالم اس کی جرأت کرے۔" آپ نے ازواج مطہرات کو زہد و قناعت اور روکھی پھیکی زندگی گزارنے کی ترغیب دی اور صاف صاف فرمایا کہ اگر تم فقر و فاقہ کی زندگی گزارنے کے لئے آمادہ ہو تو میری رفاقت اختیار کر سکتی ہو ورنہ ناز و نعمت و راحت کے ساتھ تم میرے ساتھ نہیں رہ سکتیں اور اس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھ کر سنایا:

"اے نبی آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ تم اگر دنیوی زندگی اور اس کی خوبصورتی چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ متاع دے دوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور عالم آخرت تو تم میں سے نیک کرداروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے۔"

عبدالحلیم احقر اچھڑیاں تحصیل و ضلع مانسہرہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دو عالم کی آنکھوں کا تارا محمدؐ — خدا کا پیارا دلارا محمدؐ
محمدؐ ہے باعثِ تخلیق کونین — شہہ دو سرا ہے ہمارا محمدؐ

وہ رحمۃ للعالمین بن کے آیا — ہے دکھی دلوں کا سہارا محمدؐ
بشر ہے مگر مقتداً ملائک — بڑی شان والا ہمارا محمدؐ

سجا تاج لولاک ہے جس کے سر پر — وہ ختم الرسل ہے پیارا محمدؐ
وہ خیر الوریٰ لامکاں جس کی منزل — دو نیم ماہ جس سے اشارا محمدؐ

منور جہاں نور سے جس کے سارا — وہ اوج فلک کا ستارا محمدؐ
ہوا بار ور اس کا نخل تمنا — ہوا جو خدا کا پکارا محمدؐ

ورفعنالک ذکرک کا مصدق — وصلو علیہ جاں سے پیارا محمدؐ
ملے اب تو عاصی کو اذنِ حضوری — جدائی نہیں اب گوارا محمدؐ

ہے کذاب احقر کہے جو نبی ہوں
ہے لا نبی بعدی ہمارا محمدؐ

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے خلفائے کرام کی فہرست

۱:...... حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ ، مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن ، کراچی۔
۲:...... حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب مدظلہ ، شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن ، کراچی۔
۳:...... حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہ ، قائد جمعیت علمائے اسلام۔
۴:...... حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب مدظلہ ، نائب سرپرست سپاہ صحابہ پاکستان۔
۵:...... حضرت مولانا مفتی منیر احمد اخون صاحب مدظلہ ، مہتمم دارالعلوم زکریا، نصیر آباد، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔
۶:...... حضرت مولانا محمد حسین حسین پوری صاحب مدظلہ ، چک ۳۲۵، ملتان۔
۷:...... حضرت مولانا منظور احمد الحسینی صاحب مدظلہ ، کنگسٹن مسجد، لندن۔
۸:...... حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمی صاحب مدظلہ ، مدینہ منورہ۔
۹:...... حضرت مولانا قاری محمد یٰسین یوسفی صاحب مدظلہ ، دارالعلوم نانک واڑہ، کراچی۔
۱۰:...... حضرت مولانا قاری محمد صدیق رحیمی صاحب مدظلہ ، چک نمبر ۳۲۵، ملتان۔
۱۱:...... حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ رحیمی (مرحوم)۔
۱۲:...... حضرت مولانا محمد سلیمان ہوشیارپوری (مرحوم)۔
۱۳:...... حضرت مولانا رب نواز صاحب مدظلہ ، رحمانیہ مسجد، لطیف آباد نمبر ۵، حیدر آباد۔
۱۴:...... حضرت حافظ فیروز الدین صاحب مدظلہ ، کراچی۔
۱۵:...... حضرت مولانا قاری عطاء اللہ صاحب مدظلہ ، محلّہ اتفاق پورہ نزد جامعہ خیر المدارس، ملتان۔
۱۶:...... حضرت مولانا قاضی نثار احمد صاحب مدظلہ ، مرکزی جامع مسجد، گلگت۔
۱۷:...... حضرت مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب مدظلہ ، مریم مسجد، منظور کالونی، کراچی۔
۱۸:...... حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب مدظلہ ، دفتر ختم نبوت کراچی، کراچی۔
۱۹:...... حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب مدظلہ ، دفتر ختم نبوت، کراچی۔
۲۰:...... حضرت مولانا مفتی فضل الحق صاحب مدظلہ ، مرکز الدعوۃ الاسلامیہ، ڈھاکہ، بنگلہ دیش۔
۲۱:...... حضرت مولانا حافظ عبداللطیف صاحب مدظلہ ، ہنگو ، اورکزئی ایجنسی۔
۲۲:...... حضرت مولانا نعیم امجد سلیمی صاحب مدظلہ ، دفتر ختم نبوت، کراچی۔
۲۳:...... حضرت مولانا ڈاکٹر وسیم احمد صاحب مدظلہ ، نزد مسجد فلاح، نصیر آباد، کراچی۔
۲۴:...... حضرت مولانا ابوالاشرف احمد صاحب مدظلہ ، ٹھٹھہ۔
۲۵:...... حضرت قاضی قائم الدین صاحب مدظلہ ، محلّہ شاہ کمال، ٹھٹھہ۔

چند ضروری باتیں

جن حضرات کا اس ناکارہ سے بیعت کا تعلق ہے، اور خصوصاً جن حضرات کو اجازت و خلافت دی گئی ہے، ان کی خدمت میں چند باتیں عرض کرتا ہوں، جن کو ہمیشہ پیش نظر رکھا کریں

۱:..... آدمی کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، اس لئے کوشش کریں کہ ہر سانس کو دم آخریں اور دم واپسیں سمجھیں۔ دنیا کے کسی بڑے سے بڑے عہدہ اور مرتبہ پر ناز نہ کریں، بلکہ تمام دنیاوی مناصب کو ہیچ در ہیچ سمجھیں۔

۲:..... اپنے ذکر و شغل کی پابندی کریں اور معمولات پر مداومت کریں کہ اس کے بغیر آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا۔

۳:..... خصوصیت کے ساتھ چار چیزوں کی پابندی کریں

الف:..... تکبیر تحریمہ کا اہتمام، حتی الوسع تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہونی چاہئے، اور سفر و حضر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کیا جائے۔

ب:..... جو حضرات قرآن مجید کے حافظ ہیں وہ تین پارہ روزانہ کی پابندی کریں، اور جو حافظ نہیں وہ ایک پارہ روزانہ کی پابندی کریں۔ جس دن سے مہینہ شروع ہو، اسی دن سے ان کا قرآن مجید شروع ہو، اگر کوئی مہینہ انتیس دن کا ہو تو دو پارے پڑھ کر مہینہ کے شروع سے قرآن مجید شروع کر لیا کریں، اور قرآن مجید کی تلاوت اتنی دلجمعی کے ساتھ کریں کہ کھانا تو قضا ہو جائے مگر قرآن مجید کی تلاوت قضا نہ ہو۔

ج:..... "مناجات مقبول" کی ایک منزل روزانہ پڑھیں، اور اگر خدانخواستہ کسی دن قضا ہو جائے تو اگلے دن گزشتہ دن والی منزل بھی پوری کی جائے۔

د:..... "ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" اس ناکارہ کا درود شریف پر رسالہ ہے، اس کی روزانہ ایک منزل کی پابندی کی جائے۔

۴:..... امام غزالیؒ کا رسالہ "تبلیغ دین" اور حضرت اقدس تھانویؒ کے مواعظ و ملفوظات ہمیشہ زیر مطالعہ رکھیں۔

۵:..... حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے ابتدائی معمولات کے پندرہ نمبر وقتاً فوقتاً دیکھتے رہیں اور ان پر پوری شدت کے ساتھ عمل فرمائیں۔

۶:..... حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی "آپ بیتی" اور آپ کی فضائل اعمال سے متعلق کتابیں اور خصائل نبوی کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھیں۔ "آپ بیتی" میں نسبت و اجازت کے بارے میں ایک بہت اہم مضمون مذکور ہے، حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ ہمیشہ اس کو دیکھنے کی تاکید فرماتے تھے، اس کو ہمیشہ دیکھتے رہیں یہاں تک از بر ہو جائے۔

۷:..... بعض حضرات کے ناموں کے بارے میں مجھے تردد تھا، چونکہ کافی عرصہ سے ان سے رابطہ نہیں رہا اور انہوں نے اپنے حالات نہیں لکھے، اس لئے مجازین کی فہرست میں ان کا نام نہیں دیا گیا۔ آئندہ جن حضرات کو مجازین تجویز کیا جائے گا ان کا نام وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہے گا۔

۸:..... جمعہ کے دن بارہ بجے سے ایک بجے تک مسجد فلاح، بلاک ۱۴، نصیر آباد، فیڈرل بی ایریا میں اس ناکارہ کا بیان ہوتا ہے، اس میں شرکت کی کوشش کیا کریں۔

۹:..... نیز مسجد فلاح ہی میں جمعہ کو عشاء کی نماز کے بعد اور پیر کو عشاء کی نماز کے بعد اس ناکارہ کا درس حدیث ہوتا ہے، اس میں ضرور شرکت کیا کریں۔

۱۰:..... اسی مسجد میں جمعرات کو عصر کے بعد اصلاحی بیان ہوتا ہے، جو عموماً حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کی کتاب "تربیت السالک" کو دیکھ کر دیا جاتا ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ اس میں شرکت کا اہتمام کیا کریں۔

۱۱:..... جو حضرات اس ناکارہ سے بیعت ہیں، خصوصاً جو حضرات مدارس عربیہ میں زیر تعلیم ہیں، وہ ان حضرات، جن کا نام مجازین کی فہرست میں ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے جس کے ساتھ مناسبت ہو، ان سے باقاعدہ تعلق رکھیں، چونکہ فتنوں کا زمانہ ہے، اور فتنوں سے حفاظت اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے رابطہ رکھا جائے۔ کبھی خود رائی سے کام نہ لیں، اور کبھی اپنے اکابر کے منشا کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔

والسلام

محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ

مولانا محمد اشرف کھوکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی

دفتر ملتان پر پولیس کا ناجائز چھاپہ

دفتر کے عملے اور نمازیوں کی یرغمالی‘ صدر اور وزیراعظم کے نام فیکس پولیس چھاپے اور غیر قانونی کارروائی کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی اجتماعات‘ جلوس اور جلسے‘ وزیر مذہبی امور سے مجلس کے وفد کی ملاقات

۲۳/اپریل ۱۹۹۹ء کو صبح کی اذان کے ساتھ جونہی جامع مسجد دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان کا دروازہ کھلا ایک ایس ایچ او کی سربراہی میں بیسیوں پولیس والے جامع مسجد و دفتر کی عمارت میں داخل ہو گئے۔ دفتر میں جو عملہ موجود تھا سب کو ایک ایک کر کے گھیرے میں لیتے گئے‘ سوئے ہوئے ساتھیوں کو جگایا گیا۔ جامع مسجد کے امام اور مؤذن کو بھی اپنی تحویل میں لے لیا گیا‘ صبح کی اذان سے طلوع آفتاب تک تمام عملہ کو یرغمال بنائے رکھا‘ ان میں سے کسی ایک کو نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ پولیس کو دیکھ کر نمازی مسجد میں آنے کی بجائے ادھر ادھر ہو گئے جو چند ایک آئے انہی میں سے ایک نمازی نے نماز پڑھائی جونہی وہ مسجد سے نکلے ان کو بھی تحویل میں لے لیا گیا اور ان کے اصرار پر ان کو چھوڑا گیا۔ پورے دفتر کی عمارت کو دروازے کھلوا کر چیک کیا جب کوئی چیز نہ ملی تو دفتر میں موجود عملہ کے پتے لکھ کر واپس چلے گئے۔

پولیس کی بلا کسی وجہ کے ناجائز طور پر دفتر کے عملہ اور نمازیوں کو یرغمال بنانے دفتر کی غیر قانونی طور پر تلاشی لینے اور پولیس کی اس ساری غیر قانونی کارروائی کی خبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر میں دی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے فوری طور پر جناب میاں محمد نواز شریف وزیراعظم پاکستان اسلام آباد‘ جناب چوہدری شجاعت حسین وفاقی وزیر داخلہ اسلام آباد‘ جناب راجہ ظفر الحق صاحب اسلام آباد‘ جناب میاں شہباز شریف صاحب وزیراعلیٰ پنجاب لاہور‘ جناب چیف سیکریٹری لاہور‘ جناب ڈی آئی جی ملتان‘ جناب ایس ایس پی ملتان‘ جناب ڈی ایس پی پرانی کوتوالی ملتان‘ جناب ایس ایچ او پرانی کوتوالی ملتان کو پولیس کی اس غیر قانونی کارروائی پر فیکس کیے کہ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک دینی تبلیغی ادارہ ہے جو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرتا ہے۔ اس کے بانی حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری‘ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی‘ حضرت مولانا محمد علی جالندھری‘ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ سے لے کر موجودہ سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ‘ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ‘ کی قیادت و سیادت تک امت کے تمام طبقات نے باہمی اتحاد و اتفاق سے فتنہ قادیانیت کا تعاقب کیا ہے۔ اس ادارہ کا وجود ہی اتحاد بین المسلمین کا ثبوت ہے‘ کبھی بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فرقہ واریت کے عفریت کا شکار نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ آج تک کراچی سے لے کر خیبر تک ہمارے کسی ایک بھی کارکن کو فرقہ واریت میں نہیں پایا گیا اور اب مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر چھاپہ دینی جماعتوں اور علماء کو دیوار سے لگانے کے مترادف ہے۔ مجلس کا صرف یہی قصور ہے کہ وہ تمام مکاتب فکر کے اتحاد سے دشمنانِ اسلام قادیانیوں کا تعاقب کر رہی ہے‘ فیکس میں واقعہ کی انکوائری کی درخواست کی گئی اور یہ کہا گیا کہ حکومتی فورسز میں ان قادیانی عناصر کو لگام دی جائے جو غلط رپورٹنگ کر کے ایک بین الاقوامی‘ قومی‘ دینی ادارے کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں تاکہ آئندہ اس قسم کے شرمناک واقعہ کا اعادہ نہ ہو سکے۔

اسی طرح امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ‘ نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی‘ سندھ کے کنوینر حضرت مولانا احمد میاں حمادی کے علاوہ ملک کے دوسرے بڑے شہروں کوئٹہ‘ لاہور‘ فیصل آباد‘ گوجرانوالہ‘ شیخوپورہ‘ سرگودھا‘ پشاور‘ حیدرآباد‘ ٹنڈو آدم کے علاوہ دیگر شہروں سے وزیراعظم پاکستان اور صدر مملکت کے نام فیکس بھیج کر واقعہ کی تحقیقات اور پولیس کی اس غیر قانونی کارروائی پر فوری ہدایت جاری کرنے کی استدعا کی گئی۔

ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ ہمارے بنیادی مقاصد میں سے ہے' قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا تعاقب جاری رہے گا

(مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بنیادی مقاصد اور عقائد میں شامل ہے اور اس کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا' ناموس رسالت ﷺ دین کی روح ہے اور اس سے غفلت و لاپرواہی مسلمانوں کے زوال کا سبب ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بلا امتیاز ہر گناہگار مؤمن کے لئے علامت ہے اور ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ منکرین ختم نبوت خصوصاً قادیانیوں جو منکرین ناموس رسالت بھی ہیں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں اور قادیانی جس جگہ بھی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں وہاں ان کا سدباب کریں۔ امیر مرکزیہ مدظلہ نے ملتان پولیس کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں اشتعال انگیز غیر قانونی کارروائی اور عملہ کو یرغمال بنا کر دفتر کی تلاشی لینے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں چناب نگر سمیت مختلف شہروں میں کھلے بندوں قانون کا مذاق اڑا رہے ہیں ان کے خلاف پولیس حرکت کیوں نہیں کرتی اور فرمایا کہ ہم صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ' وزیراعظم نواز شریف اور پنجاب حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ملتان پولیس کی اس کارروائی کا فوری طور پر نوٹس لے۔ ادھر اسلام آباد میں مفتی محمد جمیل خان رکن مجلس عاملہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' محمد ابراہیم آف بہاوری' قاری محمد یونس اور مفتی ابرار احمد' قاری سعید الرحمٰن نے جمعیت علماً اسلام کے سینیٹر ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی سے ملاقات کر کے تفصیلات سے آگاہ کیا' جس پر ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب نے فوری طور پر ایوان بالا میں پوائنٹ آف آرڈر راجہ ظفر الحق وزیر مذہبی امور کے ذریعے ایوان بالا میں پیش کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ جمعیت علماً اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر غیر قانونی پولیس چھاپہ پر پرزور مذمت کی اور موجودہ حکومت پاکستان کی قادیانیوں کو خوش کرنے کے مترادف کہا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر سید نفیس الحسن شاہ صاحب مرکزی مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' حاجی بلند اختر نظامی' جناب متین خالد' محمد طاہر رزاق' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی' جناب محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا محمد اشرف کھوکھر' جناب محمد انور رانا' محمد طیب لدھیانوی نے مذکورہ پولیس گردی کی بھرپور مذمت کی۔ صوبہ سندھ سمیت ملک کے دوسرے صوبوں کے بڑے بڑے شہروں میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں واقعہ مذکورہ کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا اور مختلف شہروں میں احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ اجتماعات میں شدید احتجاج ہوا علماً کرام نے نماز جمعہ کے خطبات میں حکومت کی اس اوچھی حرکت کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک غیر سیاسی دینی جماعت جو تمام مکاتب فکر کی ترجمان ہے اس کے خلاف ایسی کارروائیں کر کے عوام میں اپنے امیج کو خراب کر رہی ہے اور اتحاد بین المسلمین کی کوششوں کو بھی پارہ پارہ کر رہی ہے۔ ممتاز علماً کرام اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں جمعیت علماً سندھ کے مولانا عبدالصمد ہالیجوی' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا عبدالکریم عابد' قاری محمد عثمان' محمد فاروق قریشی' قاری شیر افضل خان' جمعیت علماً اسلام (س) مولانا اسعد تھانوی' حافظ احمد علی' مولانا مشتاق احمد عباسی' پاکستان شریعت کونسل کے مولانا فداً الرحمٰن درخواستی' مولانا اکرام الحق خیری' وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے صدر جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا سلیم اللہ خان' ڈاکٹر محمد عادل خان' جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم جناب ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا امداد اللہ' قاری محمد اقبال' مولانا عطاً الرحمٰن' مولانا سلیمان بنوری' مولانا عبدالقیوم چترالی' جامعہ بنوریہ سائٹ کے مفتی محمد نعیم' مولانا غلام رسول' جمعیت علماً اسلام کراچی کے مولانا شیر محمد' مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی' مولانا حماد اللہ شاہ' ڈاکٹر امیر زادہ' مولانا گل محمد فانی' قاری عبدالمالک صدیقی' دارالعلوم کراچی کے قاری عبدالملک' مولانا محمد اعجاز' مفتی عبدالجبار' مولانا محمد سعید لدھیانوی' جامعہ یوسفیہ بنوریہ کے مولانا حسن الرحمٰن' مولانا نور محمد' مولانا ضیاالدین' جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے مفتی محی الدین' مولانا محمد شعیب' مولانا محمد طیب نقشبندی' تنظیم اہلسنت کے مولانا فیض محمد فیض نقشبندی' مولانا عبدالرشید انصاری' مولانا قاری حقنواز' قاری یار محمد فاروقی' سواد اعظم اہلسنت پاکستان کے مولانا اسفندیار خان' مفتی عثمان یار خان' مولانا اقبال اللہ' مولانا احسان اللہ ہزاروی' قاری اللہ داد'

مولانا ہدایت اللہ‘ مولانا اللہ وسایا صدیقی‘ مولانا عبدالستار واحد‘ مولانا محمد انور فاروقی‘ جامعہ انوار صحابہ کراچی کے مولانا محمد طیب‘ مولانا عبدالرحمن فاروقی‘ مولانا قاری محمد زیب‘ مولانا قاری محمد انور‘ جامعہ کراچی کے مولانا عبدالرشید نعمانی‘ مولانا عبدالرشید ترالی‘ سپاہ صحابہؓ کراچی کے مولانا عبدالغفور ندیم‘ مولانا محمد احمد مدنی‘ قاری شفیق الرحمن‘ مفتی حفیظ الرحمن‘ علاوہ ازیں کوئٹہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جامع مسجد مرکزی کے مولانا انوارالحق حقانی‘ جناب حاجی تاج محمد فیروز جامع مسجد قندھاری کے مولانا عبدالواحد‘ جامع مسجد سنہری کے مولانا محمد منیر الدین‘ جامع مسجد عمر کے مولانا عبدالعزیز جتوئی (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) جامع مسجد گول کے قاری عبدالرحیم رحیمی‘ جامع مسجد غوثیہ کے امام و خطیب اور ملی یکجہتی کونسل کے صدر مفتی غلام محمد قادری‘ جمعیت علماً اسلام کے جنرل سیکریٹری حافظ حسین احمد شرودی‘ ضلع پشین کے امیر مولانا آغا محمد‘ جماعت اسلامی کوئٹہ کے امیر مولانا عبدالحق بلوچ‘ مولانا محمد علی تراب اور قاری عبدالرحمن نورزائی‘ فقہ جعفریہ بلوچستان کے صدر علامہ مہدی نجفی‘ افتخار حسین جعفری‘ جمعیت علماً اسلام (س) کے جنرل سیکریٹری مولانا امیر حمزہ بلوچی اور جناب فیاض حسن سجاد سینئر صحافی روزنامہ جنگ کوئٹہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں پولیس چھاپے کو گھناؤنا فعل قرار دے کر بھرپور مذمت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گزشتہ پچاس سال سے تمام مکاتب فکر کے متفقہ پلیٹ فارم کی ترجمان ہے ایک ایسے وقت میں جبکہ امت مسلمہ اور پاکستان کو فرقہ واریت کی آگ سے بچانے کے لئے علماً کرام اور سنجیدہ طبقہ کے افراد خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے سنجیدگی سے کوشش اور جدوجہد کر رہے ہیں‘ حکومتی سطح پر پولیس کا اس قسم کے غیر قانونی اقدامات کرنا اور ایک عالمی غیر سیاسی‘ فرقہ واریت سے پاک جماعت کو ناجائز اور غیر قانونی طور پر ہراساں کرنا عقل و انصاف سے بالاتر اور قادیانیت کی سازش کا شکار ہو کر امت مسلمہ کے اتحاد کو محرم الحرام میں پارہ پارہ کرنے کی کوشش ہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے خلاف کارروائی قادیانی دہشت گرد عناصر کی سازش ہے ملک میں امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے کے لئے مختلف دینی جماعتوں اور مکاتب فکر کو الجھایا جا رہا ہے۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے بانی حضرت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ کے دور سے لے کر موجودہ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی قیادت باسعادت تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کی داعی ہے۔ ۲۳/اپریل ۱۹۹۹ء کو اس کے دفتر مرکزیہ ملتان پر پولیس نے دھاوا بولا‘ تلاشی لی‘ عملہ کو ہراساں کیا اور یرغمال بنا کر ان کو صبح کی نماز پڑھنے سے روکنے کا حکومت پاکستان فی الفور نوٹس لے۔

☆...... ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کو لعنتی ملک قرار دیا‘ اب حکومت کے محکمہ ڈاک نے اس کے تصویری ڈاک ٹکٹ جاری کئے ہیں جو کہ تمام مسلمانان پاکستان کی دینی غیرت کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے تصویری ڈاک ٹکٹ تمام کے تمام ضبط کر کے ضائع کئے جائیں۔

☆...... مجیب الرحمن قادیانی ایڈووکیٹ نہ صرف قادیانی ہے بلکہ جنونی اور متعصب قادیانی ہے‘ اسے حکومت نے اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر مقرر کیا ہے‘ جس نے ۲۲/اپریل کے اخبارات کے مطابق ہائی کورٹ راولپنڈی کے کمرۂ عدالت میں علی الاعلان قادیانیت کی تبلیغ کی ہے۔ ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح‘ مہدی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا ظہور قرار دیا ہے۔ حکومت پاکستان مجیب الرحمن قادیانی کو فی الفور برطرف کر کے اس کے خلاف قادیانیت کی تبلیغ کا کیس درج کرے۔

☆...... اسلامی نظریاتی کونسل کے سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت تبدیل کی جائے۔

صوبائی وزیر اقبال خاکوانی کی دفتر مرکزیہ ملتان آمد کارروائی کی صرف یقین دہانی ناکافی ہے

پنجاب کے صوبائی وزیر اقبال خاکوانی نے دفتر مرکزیہ ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی فنانس سیکریٹری حضرت مولانا اللہ وسایا سے ملاقات کی اور واقعہ کی تفصیلات معلوم کیں‘ صوبائی وزیر نے کہا کہ اگر یہ ادارہ بھی محفوظ نہیں تو پھر کوئی ادارہ بھی محفوظ نہیں۔ صوبائی وزیر نے اس واقعہ کی تحقیقات کے سلسلہ میں بذات خود دلچسپی لے کر وزیر اعظم پاکستان سے ڈسکس کرنے کی یقین دہانی کرائی‘ لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس وقت تک مطمئن نہیں جب تک کہ حکومت پاکستان دہشت گرد عناصر کی اس گھناؤنی سازش کا سنجیدگی سے نوٹس نہ لے۔

بعد ازاں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ملک بھر کی تمام جامع مساجد میں جمعہ کے اجتماعات نے درج ذیل قراردادیں منظور کیں:

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	قیمت
۱	احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اختر ؒ	۶۰
۲	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنی ؒ	۱۵۰
۳	تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۰۰
۴	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃 〃 〃	۸۰
۵	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۶	گفٹ فار قادیانیت (انگلش)	〃 〃 〃	۱۲۵
۷	عقیدہ حیات و نزول اکابر امت کی نظر میں	〃 〃 〃	۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ	۱۲۰
۹	خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۲۰
۱۰	جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۱	سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ	〃 〃 〃	۱۰۰
۱۲	تحریف بائبل	مولانا عبداللطیف مسعود	۸۰
۱۳	مسئلہ رفع و نزول مسیح ؑ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۴	عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۴۵
۱۵	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گورداسپوری ؒ	۲۵
۱۶	ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھری ؒ	۱۰
۱۷	مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۴۵
۱۸	تحفظ ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۱۹	نغمات ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۲۰	قادیانی افسانے	〃 〃 〃	۴۰
۲۱	رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۵۰
۲۲	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۳	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃 〃 〃	۱۰۰
۲۴	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوری ؒ	۱۰۰
۲۵	قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
۲۶	غدار پاکستان	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۷	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
۲۸	تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
۲۹	ہر چہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
۳۰	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمٰن	۱۰
۳۱	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۵۰
۳۲	الخلیفۃ المھدی فی الاحادیث الصحیحہ	مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ	۱۵
۳۳	بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد فتحی	۵۰

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون نمبر :514122

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

چودھویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

۸ اگست ۱۹۹۹ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا خواجہ خان محمدّ صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

• مسئلہ ختم نبوّت • حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یو کے
فون: 0171-737-8199